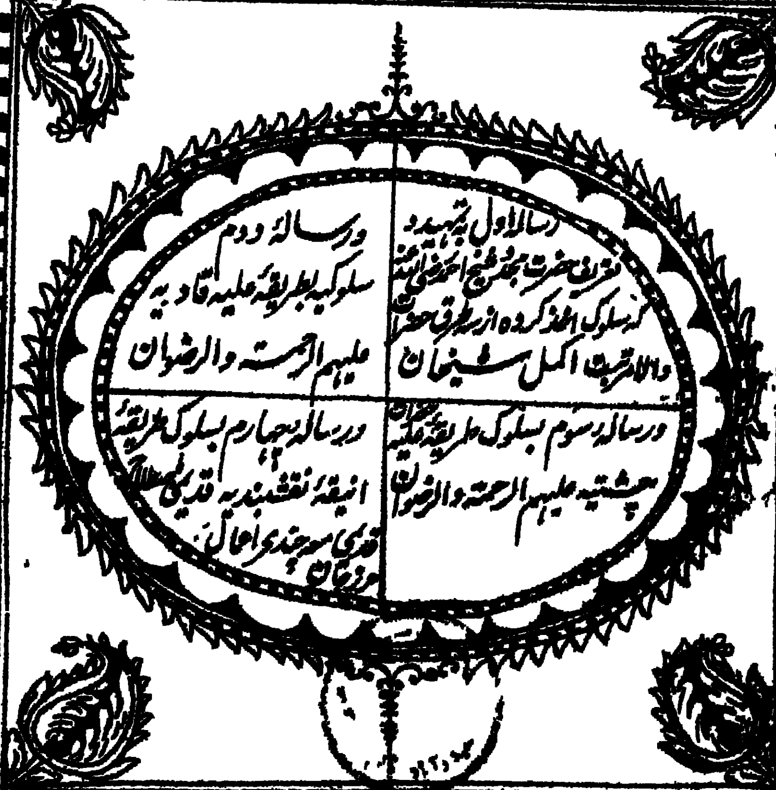
الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة

دریں زمان فرخ توامان رسالہ مسمی چہار انہار جنان بشکل تسنیم وطہور و سلسبیل وکافور رد ضہائے رضوان فرحت و نور افزای اہل عرفان واحسان



مؤلفات ابو الحسن شاہ احمدی بار و ور زبان اللہم اقبلہا بحق حبیب محبوب نفس رحمان
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واولیائہ حبیب اللہ و محب الرحمان

در مطبع بشیر دکن و قسم حیدرآباد صانہا اللہ عن الشرور و الفتن طبع گردید

یا فاتح الابواب افتح الباب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد حضرت رب المعبود و نعت رسول مقبول صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ رہبران منازل مقصود و ہبوط و صعود کے ہین یہ سخن اوپر ضمیر سالکان راہ طریقت و رہروان جادۂ حقیقت کے واضح ہو جیو کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے دس خاندان عالیشان سے بیعت اور ذکر و فکر اونکا حصول فرما کر نعمت ظاہری باطنی ابدی حاصل کی لیکن اول خاندان عالیہ قادریہ کے ایک اپنے والد ماجد عبد الاحد رضی اللہ عنہ سے اور اونہون نے حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ سے کہ بڑے شیخ اجل اور اولاد امجاد حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ العزیز سے تھے حصول فرمائے۔ اور دوسرے بزرگ اون کے پوتے حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمہ اللہ سے بھی نعمت مذکورہ حاصل کی اور سوائی نسبت قادریہ علیہ کے اور تین نسبتین بھی مثل خاندان چشتیہ علیہ اور سہروردیہ اور مداریہ کے بھی والد ماجد رضی اللہ عنہ سے حصول کین اور حال والد ماجد اون کے کا یہ ہی کہ بڑے عالم اجل اور شیخ اکمل تھے کہ سات ہزار مرید کے قریب اون کے تھے اور سوائے ان خاندانون عالیون کے طریقہ کبرویہ علیہ کو مولانا یعقوب صرفی رضی اللہ عنہ سے حاصل فرمایا اور آخر کار ساتھ نعمت شغل و ذکر و فکر طریقۂ علیہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علی اہالیہا کے کرامت و عزت سے منور و معمور ہوئے اور سوا مقامات طریقۂ علیہ نقشبندیہ کے چند سے مقامات اور بھی انکو کرامت ہوئے

کہ مرتبت کمالات انبیا علیہم السلام اور حقایق الہیہ جل حقیقتہا اور حقایق انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات وغیرہا
ہین کہ ہزارہا سالکین ان مقامات سے ہزار ہزار ورشد ہوے اور الحال بہی منور و معمور ہو رہے ہین المقصود کہ
شغل و ذکر و فکر طریقۂ علیہ قادریہ وغیرہا کا بہی ان کے وجود باجود سے مروّج اور جاری ہی۔ لیکن کم اور طریقۂ
علیہ نقشبندیہ کا زیادہ تر بدین لحاظ کہ اسمین محنت کم ہی کہ مرشد پہلے ہی بار توجہ دیکر تخم انوار محبت الٰہیہ کا قلب
مین ڈالکر بعد ازان مرید کو حکم واسطے آبریزی ذکر کے فرماتاہی کہ چند روز مین تخم سیراب مطہر کامل ہوکر
نشاو نما پاکر برگ و بار کامل لاتاہی چنانچہ خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہم فضلیان ہین ہم مرادآن سے
ہین ہمارے طریقے مین محنت نہین ہی اور چلہ اور رقص نہین ہی بدین لحاظ کہ اول کے بزرگوارون
مثل حضرات ابو یعقوب یوسف ہمدانی سے نے کہ حضرات خواجگان قدیمی نقشبندیہ رضؓ سے ہین کوہ آذر مین
چالیس برس چلہ کیا اور حضرت غوث اعظم قدس سرہٖ نے بیچ پانی مین بیچ بغداد شریف کے بارہ برس
کا چلہ فرمایا اور چہتیس ۳۶ برس حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اسرارہم نے بمحنت شاقہ ترک دنیا کرکے جنگل
اور پہاڑون مین چلہ کشی فرمائے جو کہ یہ محنت شاقہ ساتہہ کثرت جوع و ذکر و فکر کے کرکے آپ آفتاب
ہوئے ہزارہا بلکہ لکہو کہا قلبون آدمیون ذرون صفت کو مثل خورشید درخشان کے منور کیا اور معتقدین
یہ سے لکہتے ہین کہ خواجہ نقشبند قدس سرہٖ فرمائے ہین کہ سینے چودہ روز تک گتّے کے پانون کے نقش
پر سر اپنا رکہکر یہ عرض جناب رب العزت جلشانہ مین کی کہ اسگلے بزرگوار رحمہم اللہ بڑے عالی ہمّت
راہِ محبّت تیرے مین تہے اور اون کے وقت کے معتقد بہی علیٰ ہذا القیاس ویسے ہی ستہے اونہون نے
محنت شاقہ جوع و ذکر و فکر و ترک دنیا کرکے نعمت ولایت قرب تیرے کی حاصل کی ہمارے وقت کے
معتقد ویسے عالی ہمت اور مستعد کار کثرت ذکر و محنت نہین ہین مجہکو ایک طریقہ سہل الوصول عطا فرما
کہ جلدتر موصل قرب بارگاہ عالیجاہ تیرے کو ہو حضرت رب العزت جلسلطانہ نے دعا میری قبول کی کہ یہ طریقہ
سہل الوصول کہ اصل محنت مرشد پر کہ توجہ صحبت مین فرماکر جالے بجالے اور مقامے بمقامے مرید کو پہنچاتاہی
یہ سبب حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا زیادہ تر رواج دینے اِس طریقے کا ہی ورنہ سلوک حضرات قادریہ اور
چشتیہ رضی اللہ عنہم کا بہی اسکے طریقے مجددیہ علیہ مین مروج ہی کہ بعنایت اللہ ذکر اوسکا قریب تحریر مین

آویگا اورنسبت حضرات قادریہ اورچشتیہ رضی اللہ عنہم سکے نہایت پرزور وشورہو کہ بر وقت کیفیت سکے
ایک ہی توجہ مین مسترشد کو بمرتبہ کمال سکے پہنچاتے ہین اورجا ہین تو آہستہ آہستہ بمنازل مقصود کو
رہبری کرستے ہین ہردو بزرگان دین حکیم حاذق ہین بمصلحت وحکمت امر باطنی کے کام فرماتے ہین
ہرچہ ورسم وراہ نورًا علی نور ہی ہرایک سالک بوا صل منزل قرب الی اللہ ان طرق عالیون کا بمضمون
آیۃ شریفہ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ سکے فرحان وشادان وفخر کنان ہی- اوریہہ بھی رسالون
حضرت مجددیہ رضی اللہ عنہم مین لکہا ہی کہ طریقۂ مجددیہ علیہ مملو اورمشحون ہی ساتہہ چندے نسبتون طرق
عالیون سکے مگر غلبہ زیادہ تر چار نسبتون طریقون عالیہ سکے ہی ایک طریقۂ علیہ قادریہ اوردوسری
چشتیہ عالیہ اورتیسرے نقشبندیہ متعالیہ اورچوتہے مجددیہ بمقامات اصطلاح وجدیدہ انکے اورکیفیت
طریقۂ قادریہ سکے ساتھہ کمال تجلیات وانوار پرجلال سکے اورنسبت طریقۂ چشتیہ سکے بنہایت
غلبۂ عشقیہ پرشور جمال سکے اورنسبت نقشبندیہ سکے ساتہہ کمال لذت استغراق اوربربودگی
اورگدازگی حالت جمالی اورنسبت مجددیہ بکمال درجۂ استہلاک واضمحلال سکے الحاصل کہ حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ جامع چندے نسبتون طرق عالیہ سکے ہین لیکن ان چار طریقون مذکورہ سکے
نسبت اسکے معتقدین مین مروج ہی مگر بسبب شغل وذکر وفکر زیادہ کرنے سکے نسبت نقشبندیہ
مجددیہ اکثر زیادہ تر رواج پا رہی ہی اورحال یہ ہی کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو ان طریقون علیہ
مین نسبت ہردو طریق صحبت اوراویسیت سے پہنچی ہی چنانچہ نسبت صحبتی چار طریقون عالیہ
مثل قادریہ اورچشتیہ اورسہروردیہ اورمداریہ سکے والد ماجد حضرت عبد الاحد قدس سرہٗ سے
اورنسبت کبرویہ سکے مولانا یعقوب صرفی رحمۃ اللہ سے اورآخرکار نسبت نقشبندیہ حضرت
محمد باقی باللہ رضی اللہ عنہ سے اورماسوا نسبتون ان حضرات رضی اللہ عنہم کے نسبت چندے
مقامات جدیدہ سکے انکو کرامت ہوئے اوردوسری النسبت جمیع طرق مذکورہ کی از روی اویسیت
سکے انکو نصیب ہوئے کہ رسالون حضرات مجددیہ رضی اللہ عنہم مین لکہتے ہین کہ فرمایا حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ سنے کہ ایکروز مین ساتہہ توجہ نسبت نقشبندیہ علیہ سکے ساتہہ طالبون سکے متوجہ تہا

کہ حضرت شاہ سکندر پوستہ حضرت شاہ کمال کیتہلی رضی اللہ عنہ سے کے اور وہ مرشد قادریہ خاندان مین ان کے تہے
اور دادا اون کے حضرت شاہ کمال کیتہلی مرشد ان کے ۔ ر امداد مرحوم کے تہے انہون نے
یعنے شاہ سکندر رضی اللہ عنہ نے تشریف لاکر خرقہ مبارک و منور و مقدس حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
کہ نسلا بعد نسل شاہ کمال کیتہلی قدس سرہٗ تک پہنچا تہا میرے بدن پر ڈالا فی الفور آثار و انوار انوار
طریقۂ علیہ قادریہ کے میرے ادراک مین آئے در انحال اونسے مینے عرض کی کہ یہ خرقہ مبارک کیسا ہے
فرمایا کہ خلافت کا ہے کہ حضرت غوث رضی اللہ عنہ سے نسلاً بعد نسلاً ہمارے تک پہنچا ہے آج کے دن دادا صاحب
رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خرقۂ مبارک حضرت غوث قدس کا شیخ احمد کو دی کہ وہ خلیفہ میرا ہے فی الحال
شکرانۂ حق ادا کرکے وضو اور غسل کرکے اور دو نفل بہی شکریہ ادا کرکے اوس خرقۂ مبارک کو مینے زیب
تن کیا فی الفور روح پر فتوح حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ کے معہ خلفا کے تا حضرت کمال کیتہلی رضی اللہ
عنہم کے تشریف فرما ہو کر سینۂ اس ناچیز کو نسبت منورہ اپنے سے انور فرمایا بعد ازان روح مطہر
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند معہ خلفا کے تا حضرت باقی باللہ قدس اللہ اسرارہم کے رونق افزا
ہوئے اور نزدیک حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ کے ہم صحبت ہو کر یہہ اظہار کیا کہ اس احمد کو ہمنے بحال
مرتبہ تکمیل کو پہنچایا ہے تم اپنے طرف اسے مت کہینچو درا نوقت حضرت غوث قدس سرہٗ نے فرمایا کہ
عالم طفلگی سے پرورش مین ہمارے ہے کہ تخم محبت الہیہ کا اسکے دلمین ہمنے بویا ہے القصہ کہ ہر دو
بزرگوار و نمین مصلحت ہوئی کہ شیخ احمد ہمارا اور تمہارا ہر دو کا معتقد ہے بعد اسکے حضرت شاہ نقشبند
معہ خلفا رضی اللہ عنہم کے متوجہ میرے طرف ہو کر توجہ دیکر تشریف لیگئے بعد ازان حضرت خواجہ
خواجگان والی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی معہ خلفاء الکملین رضی اللہ عنہم
کے تشریف فرما ہوئے اور نسبت عشقیہ منورہ اپنے سے سینۂ کمترین کو معمور فرماکر روانہ ہوئے
بعدہ حضرات سہروردیہ و کبرویہ و مداریہ وغیرہم تشریف فرما ہو کر سینۂ ناچیز کو منور فرماکر تشریف
لیگئے بعد اوسکے حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام نے آکر علم لدنی حلقی میرے سینے مین بہر دیا
بعد اونکے چارون امامون رحمہم اللہ نے بہی رونق افزا ہو کر علم اپنا میرے سینے مین بہر دیا بعد ازان

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے علم نور اپنا سینہ عاصی مین پُر فرمایا الحاصل کہ نسبت آپکو از روئی طریق
صحبت اور اویسیت ہر دو کی کامل نصیب ہوئی اور بفضلہ تعالی معتقدین الکملین اون سے کو بھی بقدر
مادّی اور حصّی اون سے کے روزی ہی اور حال طریقہ نقشبندیہ خواجگان قدیمی رضی اللہ عنہم کا بھی
ساتھہ ہر دو نسبت صحبت اور اویسیت کے مفخر اور معزز ہی اور وہ ہر دو نسبتین مذکورہ ہی حضرت مجدد
رضی اللہ عنہ کو پہنچین ہین چنانچہ حضرت مولانا یعقوب چرخی اور محمد پارسا رضی اللہ عنہما ہر دو خلیفے ارشد
خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ کے ہین تحریر فرمائے ہین کہ حضرت ابو علی فارمدی رضی اللہ عنہ کہ مرشد
ابو یعقوب یوسف ہمدانی اور امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز کے تھے اون کو نسبت اویسیت
کی حضرت ابو الحسن خرقانی سے ملکر تا حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہم پہنچتی ہی اور زیادہ تر شجرۂ حضرات
نقشبندیہ مجددیہ مین اسی نسبت علیّہ کا رواج ہی اور دوسری نسبت حضرت ابو علی فارمدی رضی اللہ عنہ
کو حضرت ابو القاسم گرگانی سے ملکر تا حضرت سید الاولیا علی المرتضی رضی اللہ عنہم واصل ہوئی ہی
کہ شجرۂ نقشبندیہ اویسیہ اور متصلہ اول مین اس رسالے کے متضمن ہی وہان تحقیق اسکی ملاحظہ فرماوین
اور تصدیق و سند کا ملنا ان ہر دو نسبتون اویسیہ اور متصلہ کے کہ ساتھہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے منتسب ہوتی ہی رسالۂ انسیہ حضرت مولانا یعقوب چرخی خلیفۂ
ارشد شاہ نقشبند رضی اللہ عنہما سے پائے جاتے ہین کہ حضرت مولانا موصوف رحمہ اللہ لکھتے ہین ہیں
خواجہ ہمارے قدس اللہ تعالی روحہ کو بیچ تصوف کے نسبت چار وجہ کی ہی ایک ساتھہ خواجۂ خضر زادہ اللہ
علماً و حکمۃً کے اور دوسری ساتھہ شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے اور تیسری ساتھہ سلطان العارفین
بایزید بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ کے تا بحضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ
عنہما کے بہ معنی انہین تک مشایخ کہتے ہین انتہی اور بعض حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم نے
شجرۂ نقشبندیہ صحبتیہ کو ساتھہ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے منتسب کرکے تا حضرت حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پہنچا کر لکھنا فرماتے ہین چنانچہ حضرت محمد پارسا رضی اللہ عنہ
کہ خلیفۂ رشید اور بسیار صاحب التصانیف اور محقق اکمل ہین رسالۂ قدسیہ اپنے مین کہ وہ اب چھپ گیا ہی

اوسمین ایسا لکہتے ہین کہ اہل تحقیق اوپر اس بات کے ہین کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خلفاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر امیر المومنین علی
رضی اللہ عنہ کے مقدم ہوئے ہین یہی بہ نسبت باطن کے تربیت پائے ہین۔ کہ شیخ الطریقہ شیخ
ابو طالب مکی قدس اللہ روحہ نے کتاب قوۃ القلوب مین فرمایا ہی کہ قطب امان ہر عصر مین تا روز قیامت
بیچ مرتبے اور مقام کے نائب مناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہوتا ہی اور وہ تین اوتاد سے
کہ فروتر قطب زمان سے ہین بیچ ہر زمانے کے اون تین خلیفون دوسرون کے ہین کہ وہ حضرت امیر المومنین
عمر اور امیر المؤمنین عثمان اور حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ہین اور اوپر مثال
یقین اور صفت اور حالت اونہون کے ہین اور وہ چھہ دوسرے صدیقون سے کہ صفت اونکی
کہ بہم یقوم الارض وبہم یرزقون وبہم یدفع البلاء عن اھل الارض وبہم
یمطرون بیچ ہر زمانے کے نائب مناب چھہ دوسرون عشرہ مبشرہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے
ہین الغرض کہ ان محقق شیخ الطریقہ ابو طالب مکی رضی اللہ عنہ نے نسبت باطنی حکمتی اسراری
ولایتی ہر چہار خلیفون کو بلکہ چھہ دوسرے کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہ سے ہین ثابت فرمائے اور
از روئے عہدون کے نائب اونکی سیرت وحالت مین دس اولیاء تحریر کئے کہ ہر وقت مین قطب
زمان تا قیامت نائب مناب مرتبے اور مقام مین تا قیامت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے
ہوتا ہی اور تین اولیاء نیچے اون سے لقب اور عہدہ اونکا اوتاد کا لکہا گیا اور وہ نائب مناب
ہر تینون خلیفون رضی اللہ عنہم کے بیان کئے اور چھہ اولیاء کہ نیچے مقام چہار سے ہین اون کا لقب
وعہدہ صدیقین سے مرقوم کئے اور تربیت نسبت علوم باطنی کی بعد حضرت رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضرت سید الاولیاء علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو ہر تینون خلیفون پر لازمی
بعقیدہ ترتیب سنت والجماعت لکہنا کی لیکن یہان ایک سوال منکرین خلافت باطنی کا کہ ہر تینون
خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کو خلافت ظاہری امور کے تہی نہ باطنی سوائے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے اسکا جواب باصواب فرمائیے تا تسلی تامہ ہو جاننا چاہیے ایک جواب باصواب تو یہہ ہی کہ

شیخ ابوطالب مکی شیخ الطریقہ اور خطاب ہوا ور ترجمہ سید نا امیر حسینی رضی اللہ عنہ معتقدانی طریقہ نقشبندیہ

اور صاحب التصانیف کہ شیخ الشیخین ہیں کہ سید حسینی آخر وہ ہمارے زمان اور انکی نہایت رفیع دانی

اسرار کی مرقوم ہی اور خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ کے پیر ہیں بلفظ اہل حقیقت ثابت کہ انکا نام علی اکبر

اونکی کتاب قوت القلوب کا حوالہ فرمایا اور دوسرے محقق مسند صوفیا کرام رضی اللہ عنہم کے حضرت

شیخ اکبر محی الدین عربی ہیں وہ بہی پانچ کتاب فتوحات مکیہ کے کہ سند صوفیہ سے ہین باب دوسو تیرہ عالم

غیب میں حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم مبارک عبد اللہ لکہنا کیا اور اون کے

دو وزیر حالت زندگی میں سید سے ہاتہہ کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنام عبد الملک اور

بائین ہاتہہ کے وزیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بنام عبد رب تھے بعد وفات حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ابوبکر

رضی اللہ عنہ کا عبد اللہ اور نام عمر کا عبد الملک ہوا اور نام اوس امام کا کہ بنا سنہ عمر رضی اللہ عنہما

ہوا عبد رب ٹہیرا اور یہ اسم اور عہدے قیامت تک جاری رہینگے اوجہ ہین صلوات اللہ علیہا الملن

الناس میں اس مقام کے اس عبارت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سے بہی خلافت عہدہ باطنی کے ساتہہ

اسماء مبارک کون باطن کے ثبوت کو پہنچے اور جوکہ دہ شاہد معتبر محقق کے قول شاہد ہوئے امر مذکورہ

حال صداقت کو پہنچا اور معتقدون کے واسطے سند کامل ہاتہہ آئی منکرین تسلیما کرین یا تسلیم الحق کہ امر

مرتبہ حق کو پہنچا لیکن ایک سوال منکرین سے یہہ بہی آتا ہی کہ یہ معاملہ اسمیہ وعہدیہ ومنصبیہ کہ ہر دو شیخون

رحمہما اللہ نے لکہنا کیا اشارۃ یا صراحتا کتاب وسنت سے اسکا استدلال ہو تب لایق صداقت کے یہہ امر

ہو سکتا ہی اسکا جواب کیا ہی جاننا چاہیئے کہ ایک جواب تو اسکا باصواب لاجواب ہی کہ اشارۃ اسم مبارک

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سورۂ جن میں لفظ قام عبد اللہ سے عبد اللہ از روی باطن کے معلوم ہوتا ہی

کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ نے لکہنا کیا ہی اور نام ہر دو شیخین رضی اللہ عنہما کے بلفظ ... ... حدیث

شریف سے ثابت ہین اور اسماء مبارک عبد الملک اور عبد رب یہ اون شیخون رحمۃ اللہ کو از راہ الہام کے

معلوم ہوئے ہون کہ الہام کو نائب وحی کے لکہا ہی چنانچہ تفسیر عرایس میں معنی طیبات والطیبون

الہام بواسطۂ ملائک کے واسطے اصحاب قلوب وارواح کے لکہے ہین والطیبات الہام اللہ بوسیلہ

الْمَلٰئِكَۃِ لِاَصْحَابِ الْقُلُوْبِ وَالْاَرْوَاحِ وَالْعُقُوْلِ مِنَ الْعَارِفِیْنَ وَھُمْ لَھَا الغرض کہ یہ عہد
اور اسمار مبارک اون کے ہر دو شیخون کو الہام الٰہی سے تعلیم ہوسے ہون یا اون کے شیخون کو الہام
الٰہی عالم الغیوب سے آگاہی ہوئی ہو وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اور یہ کہ اہل عقیدت صوفیہ سے ہین
اسکے اقوال مین کسیطرحکا شک نہین رکھتے ہین اور وہ عبارت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ باب دوسّترمین
کتاب فتوحات مکیہ سے ہے مَا مِنْ قُطْبٍ اِلَّا وَلَهٗ اِسْمٌ یَخُصُّهٗ زَائِدٌ اِلَی الْاِسْمِ الْعَلَمِ الَّذِیْ هُوَ
عَبْدُ اللّٰہِ سَوَاءٌ کَانَ الْقُطْبُ نَبِیًّا فِیْ زَمَانِ النُّبُوَّۃِ الْمَقْطُوْعَۃِ اَوْ وَلِیًّا فِیْ زَمَانِ شَرِیْعَتِهٖ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ الْاِمَامَانِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِسْمٌ یَخُصُّهٗ
یُنَادٰی بِهٖ کُلُّ اِمَامٍ فِیْ وَقْتِهٖ هُنَاکَ فَالْاِمَامُ الْاَیْمَنُ عَبْدُ الْمَلِکِ وَالْاَیْسَرُ عَبْدُ
رَبِّهٖ وَهُمَا لِلْقُطْبِ وَزِیْرَانِ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَبْدُ الْمَلِکِ وَعُمَرُ عَبْدُ رَبِّهٖ
فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْ مَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسُمِّیَ اَبُوْبَکْرٍ
عَبْدَ اللّٰہِ وَسُمِّیَ عُمَرُ عَبْدَ الْمَلِکِ وَسُمِّیَ اِمَامُ الَّذِیْ وَرِثَ مَقَامَ عَبْدِ رَبِّهٖ وَلَا یَزَالُ
الْاَمْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

وَکَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْهِمَا اَمْکَنَ النَّاسِ فِیْ هٰذَا
الْمَقَامِ مِنْ غَیْرِهِمَا مِمَّنْ اِتَّصَفَ بِهٖ انتہیٰ الغرض کہ پھر آتا ہون مقصد اصلی پر کہ حضرت مجدد رضی اللہ
عنہ ایک مکتوب مین لکھتے ہین کہ امام کے دو قطب ہوتے ہین سیدھے ہاتھہ کا فرزند میر محمد سعید ہے
اور اولٹے ہاتھہ کا محمد معصوم ہے اور محمد سعید خازن الرحمۃ کو غلبہ نسبت طریق علیہ قادریہ اور چشتیہ مین
زیادہ تر ہے بدین لحاظ اسم مبارک انکا شجرون قادریہ اور چشتیہ عالیہ مین آتا ہے
اور ایکبار کہ غلبہ وبا اور امساک باران ہوا تھا دافع ان مشکلات و دفع
بلیات کا آپ کو فقیر نے پایا اور صاحبزادی محمد معصوم رضی اللہ عنہ کو غلبہ زیادہ تر
نسبت قطب ارشادی مین تھا کہ نو لاکھہ مرید اور سات ہزار عالم اجل اولیا کم و بیش آپکے خلیفہ لکھے ہین
اور ظہور نسبت مجمع البحرین صحبت اور اویسیت کا خلفار محمد سعید خازن الرحمۃ کی یہ ہے کہ حضرت محمد سعید کے

خلیفہ اور سجادہ نشین فرزند ارجمند عبد الاحد رضی اللہ عنہما ہین اور اون کے حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد رضی اللہ عنہ ہین حضرت غلام علیشاہ صاحب قدس سرہ مقامات مظہری مین لکھتے ہین کہ حضرت مرزا جان جانان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایکبار مینے عرض بیچ خدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد رضی اللہ عنہ کے پیش کی کہ خاندان عالیہ نقشبندیہ مین بیعت مینے اوپر دست مبارک سید نور محمد بداونی کے حصول کی اب التجا یہہ ہی کہ بیچ خاندان عالیہ قادریہ کے دست مبارک آپ پر حصول فرماؤن درانحال آپ نے یون فرمایا کہ مین بیعت کیا کرون خود اوپر دست مقدس حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے روبرو حضور پر نور حبیب خدا منبع انوار واسرار رب العلی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تمکو بیعت کرواؤن یہ کلمہ فرماکر فاتحہ اوپر روح پر فتوح محبوب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فرمائے فی الفور یہہ مشاہدہ ہوا کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک تخت منور کے رونق افزا ہین اور گرد آپکے مجلس انبیا علیہم السلام اور اولیاء کرام کے حلقہ زن اور اوس مجلس عالیہ مین روبرو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ حاضر ہین درانحال حضرت شیخ موصوف رضی اللہ عنہ نے ہاتھہ میرا پکڑ کر روبرو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کرکے عرض کی کہ یہ میرزا جان جانان الناس واسطے بیعت خاندان عالیہ قادریہ کے رکھتا ہی حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا اہتمام ذمی عبد القادر کے ہی اونکی خدمت مین لیجاؤ فی الفور شیخ رضی اللہ عنہ نے مجھکو بیچ خدمت حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے حاضر کیا اور حضرت غوث قدس سرہ نے بکمال عنایت غوثانہ فرماکے بیعت طریقہ قادریہ علیہ مین فرمائے اور بعد ازان ذکر و فکر و شغل طریقہ علیہ قادریہ مین عنایت فرماکر خلعت سرخ سندس سے سرفراز فرمایا المقصود کہ طریقہ مظہریہ معصومیہ مین میرزا جان جانان مظہر رضی اللہ عنہ کو خود بیعت اور فیض طریقہ قادریہ علیہ کا بذریعہ حضرت شیخ محمد عابد قادری سعیدی مجددی کے حصول ہوا اور از روح پر فتوح حضرت قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت میرزا صاحب رضی اللہ عنہ کو اویسیت کامل تھی لہذا معتقدین مجددین رضی اللہ عنہم کو ہر تینون طریقون مین فیض سانی

اور فیض یابی اکمل ہی اور یہی حضرت میرزا صاحب قدس سرہٗ پر نظر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کامل تر معلوم
ہوتی ہی کہ فرماتے تھے کہ جو کہ متقدین سے میرے بد اعتقاد ہوتا ہی نعوذ باللہ بزرگان حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہم ناراض ہو جاتے ہین اونسبت سلب کر لیتے ہین اور جو کہ پھر معتقد ہوتا ہی اوسکی نسبت بحالی
بازکرامت فرماتے ہین اور یہی دلیل قوی ہی کہ جبکہ انکو واسطے عہدہ وزارت کے بادشاہ فرخ سیر رحمۃ اللہ
نے آپکو بلوایا راہ مین روح مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تشریف فرما ہوکر یہ اظہار کیا کہ
میرزا وزارت دنیا کی لیتا ہی یا دین کی اسوقت ہر دو موجود ہین اور اظہار اس کلام اوسکے سے اشارہ
بجانب وزارت باطنی ولایتی تھا جلد تر آپ راہ سے باز آکرسکے متوجہ جانب خدمت اہل اللہ ہوئے
اور ساٹھ برس کم وبیش خدمت بزرگون رضی اللہ عنہم کے اور شغل و ذکر و فکر طریقون صوفیہ علیہم الرحمۃ
کا کرکے مقتدای سالکان طریقت اور پیشوائے عارفان منازل حقیقت ہوئے کہ یہ امر حضرت
شمس الدین مظہر جان جانان قدس سرہٗ کی ذات انور سے اظہر من الشمس ہی۔ اور طریقہ مجددی
نقشبندشانی مین کہ خلیفہ اور فرزند شاہ مجدد رضی اللہ عنہما کے تھے اور محمد زبیر رضی اللہ عنہ اون کے
صاحبزادی بعہدۂ خوشیت مشہور تھی اور حضرت محمد زبیر رضی اللہ عنہ کے مرید سید قطب الدین قدس
سرہٗ تھے اونہون نے اوپر مزار حضرت مجدد رضی اللہ عنہما کے چلہ کیا جبکہ چلہ پورا ہوا روح پر فتوح حضرت
غوث اعظم قدس سرہٗ نے آکر نعمت باطنی فیض طریقۂ علیہ قادریہ سے سینہ انکا منور اور معمور فرمایا اور یہ
ارشاد کیا کہ بدلا چلی مزار مجدد کا یینے یہ انعام نعمت خاص طریقے عالیہ کے سے بجھے منور و منعم فرمایا اور
یہ نسبت میری تیرے طریقے مین نہایت زور پر شور سے معتقدون مین رہینگی چنانچہ اون کے مرید
شاہ جمال اللہ اور شاہ درگاہی رضی اللہ عنہما مین بیچ شہر رامپور کے مشہور ہی اور حال نسبت سید قطب الدین
اور شاہ جمال اللہ صاحب اور شاہ درگاہ صاحب کی نسبت کا نہایت زور شور سے تھا کہ صدہا آدمی اور
جانور کہ جدھر نگاہ کرتے تھے لوٹ پوٹ ہو جاتے تھے اور توجہ اونکی لوٹ پوٹیا مشہور ہی اور شاہ
درگاہ صاحب رحمۃ اللہ جبکہ توجہ جانب معتقدین کے فرماتے معتقد مانند مرغ بسمل کے تڑپتے تھے
اور جنگل مین جو جانب قطار ہرنون کی فرماتے ہرن تیر نگاہ توجہ اون کے سے صدہا لوٹنے لگتے تھے

ایسے صد ہا کرامتین اون سے صادر ہوئین چندے رسالہ مقامات گل محمدیہ مین لکہا گیا ہون محض
طفیل شاہ مجدد رضی اللہ عنہ کا ہی اور بعض مثل شاہ ابو سعید صاحب کہ اوائل حال مین شاہ درگاہ صاحب کے
مرید تھے آخر مین شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ سے فیضیاب ہوئے ایکروز دہلی مین بسبب اعتراض
منکرین کے ایک ضرب الا اللہ مکان پر لگائے مکان جنبش مین آیا اور آخون عبد الغفور صاحب ولایتی
ساکن سوات بہی مجددی ہو رہے قادری رحمہم اللہ بڑے صاحب اہل تصرفات و کرامات اور حال ہیہا اکبر
و اصغر ہر دو اظہر من الشمس تہے کہ قریب ملک افغانی سے بلکہ جا و دانی رحلت فرما ہوئے کہ قریب
لاکہون آدمیون کے مرید اون کے ہوئے تہے یہ بہی مجددی قادری محض تہے اور شاہ درگاہی صاحب
رضی اللہ عنہ بہی مجددی قادری کہ نسبت اون کے کو غلبہ طریقۂ قادریہ سے پر جلالی ہی اور نسبت
نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ مظہریہ مین غلبہ استغراق اور اضمحلال اور ربودگی کا زیادہ تر ہی الحاصل کہ
حضرت شاہ مجدد رضی اللہ عنہ جامع جمیع طرق اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم سے تہے لیکن اول طریقۂ علیہ
قادریہ سے جو استفادہ فیض باطنی کا والد ماجد اپنے رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہی اوسی شروع سلوک منکے بہی طریقۂ قادریہ اور
بعد ازان حضرات چشت اور بعدہٗ حضرات نقشبندیہ قدیمیہ اور بعد اوسکے حضرات نقشبندیہ مجددیہ
رضی اللہ عنہم کا سلوک بفضلہ تعالیٰ سے لکہنے مین آویگا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جانین کہ بعد حمد و نعت کے یہ رسالۂ قادریہ مختصر بعبارات و مفید تر بہ سلوک مقامات قرب الی اللہ ہی
کہ مضمون و عبارت رسالۂ قول جمیل اور رسالۂ اربع انہار سے اردو زبان مین یہ فقیر حقیر ابو الحسن
شاہ احمدی لکہتا کرتا ہی حق تعالیٰ اسکو بحق حضرت حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم
اور بحرمت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی اور بجمیع پیران کبار رضی اللہ عنہم کے مقبول فرماوے
آمین جاننا چاہیے کہ ولادت باسعادت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی سید عبد القادر
جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی بیچ ۴۷۱ سنہ اکہتر اور چارسو کے ہوئی ہی اور وفات شریف اونکی

بیچ ۱۱۶۵ سنہ کے واقع ہوئی اور عمر مبارک ساٹھ نود برس سکے پہنچی کہ یہ بیت مشتمل اوپر تاریخ تولد وسال
عمر کے اور وفات شریف آپکی نہایت زیبا اور مشہور و معروف ہی فردوس نشین کامل و عاشق تولد ؛
وصالش دان زمعشوق الٰہی ؛ جان کہ بیچ اس خاندان عالیشان سکے اول طالب کو ساتھہ ذکر جہر متوسط
سکے امر فرماتے ہین کہ وہ دو قسم ہی اسم ذات و نفی اثبات چنانچہ اسم ذات اوپر چار قسم سکے ہی اول
ایک ضربی کہ وجہ اوسکی یہ ہی کہ کہے اللہ بشدّ و مدّ و جہر بقوت قلب و حلق اور بعد ازان توقف کرے
یہانتک کہ دم ٹہیرے پہر بطریق مذکور سکے کہے ایساہی معمول کرے اور ورد اپنا کرے قسم دوم دو ضربی ہی
کہ طریقہ اوسکا یہ ہی کہ ساتھہ جلسے صلوٰتیہ کے بیٹھے اور لفظ مبارک اللہ کو ایکبار اوپر زانو سیدھی کے
ضرب لگادے اور بار دیگر اوپر دل کے تکرار کرے بغیر فصل کے اور ضرور ہی کہ بیچ ہر دو ضرب کے
کہ بقوت و شدت کے تمام ضرب لگاوے خصوصاً ضرب قلبی یہانتک کہ قلب متأثر ہووے اور جمعیت
خاطر ہاتھہ دیوے قسم سوم سہ ضربی ہی کہ طور اوسکا یہ ہی کہ مربع یعنی چہار زانو بیٹھے اور ضرب کرے
ایکبار اوپر زانو سیدھے کے اور ایکبار اوپر گہٹنے اولٹے کے اور ایکبار اوپر قلب کے ساتھہ
سختی اور آواز بلند کے اور قسم چہارم چار ضربی ہی بیچ اس قسم کے بہی چار زانو جلسہ کرے
اسم ذات کو ایکبار اوپر زانو سیدہے کے اور ایکبار اوپر زانو اولٹے کے اور ایکبار اوپر قلب کے
اور ایکبار روبرو اپنے لکن چاہیے کہ ضرب چوتہی سخت تر اور بلند آواز سے ہو نوع دوسری نفی و اثبات
کہ وہ لا الٰہ الا اللہ ہی صفت اوسکی یہ ہی کہ دو زانو متوجہ بقبلہ رو بیٹھے اور ہر دو آنکہون کو بند
کرکے کہے لفظ لا کو باہر کرے ناف سے اور دراز کرے مونڈہے سیدہے تک پس کہے الٰہ
اور باہر لاوے اصل دماغ سے بعد ازان الا اللہ کو ساتھہ شدّت اور قوت کے ضرب کرے
بیچ وقت نفی کے نفی معبودیۃ اور مقصودیۃ غیر خدا سے ملاحظہ کرے اور وقت اثبات کے اثبات
حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کا کرے جان کہ حکمت بیچ اشتراط ضربات اور تشدیدات اور مراعات
مکانون اور جگہون کے یہ ہی کہ آدمی محجوب ہی ساتھہ دیکہنے جہات ستہ کے اور سننے آواز خوش کے
اور گذرنے خطرات اور حدیث النفس کے بیچ دل اوسکے لہذا مشائخ طریقہ نوّح اللہ ارواحہم

سے واسطے سند توجہ کے طرف خیر کے ان شروط اور اوضاع کو مقرر کئے ہین تو خطرات خارجیہ سے
خالی ہو کر متوجہ ساتھ ذات الٰہی سبحانہ کے ہووے اور ضرور ہی اہل سلوک کو کہ بعد نماز صبح اور
نماز عصر کے ایکجا ہو کر کے حلقہ کرنے والے ہوئین اور ذکر اللہ کا اوپر وجہ جمعیت کے معمول کرین
کہ اجتماع سے فائدے بہت ہین اور وہ تنہائی مین پائے نہین جاتے ہین پس جسوقت کہ ظاہر ہووے
طالب پر اثر ذکر جلی کا اور مشاہدہ کرے بیچ اپنے نور ذکر کو یعنے ذوق وشوق اور رفع خطرات
اور نفی پہنچا حدیث نفس کو اور اطمینان قلب اور ایثار خدا تعالیٰ کا اوپر ما سوا کے نقد وقت ہووے
امر کرتے ہین طالب کو ساتھہ ذکر خفی کے اور وہ دو قسم ہی اول اسم ذات معہ امہات صفات کے ہی اور
طریقہ اوسکا وہ ہی اور ہر دو آنکھونکو بند کرے اور ہر دو لب کو آپسمین ملا دے اور ساتھہ زبان کے
اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کہے اور باہر لادے ساتھہ خیال کے ان کلما تونکو ناف
اپنے سے تا سینے اور سینے سے دماغ تک ساتھہ عرش کے کہینچے پہر کہے اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ
عَلِیْمٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اوس طور سے کہ نزول اوپر منزلون مذکورہ کے ہووے اور اس مجموع کو یک
دورہ ہووے بعد ازان ساتھہ ذکر کے ایسی ہی اور بعضی اس طائفہ علیہ کے زیادہ کرتے ہین ہمراہ
کلمات مسطورہ کے اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کو اور قسم دوم نفی و اثبات ہی ساتھہ اوس طریقے کے کہ اوپر بیان
کیا یعنے اور طریق دوسرا یہ ہی کہ سالک کو چاہئے کہ ہوشیار اور بیدار اوپر انفاس اپنے کے ہووے جسوقت
کہ دم باہر آوے کہے زبان دل سے لَا اِلٰہَ اور جسوقت نفس یعنے دم اندر وجود کے جاوے تب
اسوقت اِلَّا اللّٰہُ کہے اور نزدیک صوفیہ علیہم الرحمۃ کے اس فکر وشغل کو پاس انفاس کہتے ہین اور اس
ذکر کو واسطے دور ہونے خطرات کے اور دور ہونے حدیث النفس کے خاصیت عظیم ہی پس اوسوقت
کہ ظاہر ہووے اثر ذکر خفی کا اوپر طالب کے کہ بیچ باطن اپنے کے کہ مشاہدہ نور اوسکے کا کرے
اوسوقت امر کرتے ہین ساتھہ مراقبے کے اور مراد ظہور اثر اوسکے سے ہی کہ شوق اور غلبہ محبت اور
محبت تمام فکر کے پیدا ہووے اور ایثار حضرت حق اور طلب اوس تعالیٰ کی غالب ہووے اور حلاوت اور
سکوت پاوے اور نفرت کلی کلام اور مشغلون دنیاوی دنیہ سے حاصل ہووے جاننا چاہئے کہ مراقبہ مشتق مادہ

ترقب سے بمعنی انتظار فیض کے جناب آلہی سے کرنا ہی اور وہ اوپر چند اقسام کے ہی اول معنی کا اوسکی
ذکر کرتا ہون بیچ دل تو اوپر جمیع جزئیات اپنے کے صادق آوسے وہ تلفظ کرنا آیۃ کلمے کو اوپر زبان کے
یا تخیل کرنا اوسکا بیچ دل کے اور فہم کرنا معنے اوسکے ساتھہ حسن وجوہ کے بعد ازان تصور کرے
کیفیت ساتھہ اس معنی کے اور مصداق اوسکے کے پس جمع کرے خاطر اپنے کو اوپر صورت
مفہوم کے ساتھہ اس حدیث کے بیچ دل اوسکے کے سوا اوس صورت کے کوئی چیز دوسری
نہ گذری تو متحقق ہووے استغراق بیچ اوسکے اور نسیان ماسوائے اوس ذات کے اور اصل
مراقبے مین حدیث شریف ہی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ
پس سالک اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا خیال کرے دلمین اور تصور کرے اوس
تعالی کا اور نظر اوسکی معیت هُوَ یا مع التنزیہہ جہت اور مکان سے تو استغراق بیچ اس
تصور کے پیدا ہووے یا مفہوم آیت شریفہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ لحاظ مین رکہے اور
معیت حق تعالی کی بیچ حالت قیام اور قعود اور خواب و بیداری اور خلوت اور جلوت کے ہمراہ
اپنے تصور کرے یا تلفظ کرے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یا کہ اَوَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ
يَرٰى کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یا کہ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یا کہ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ
سَيَهْدِيْنِ یا کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یہ تمامی مراقبات مذکورہ واسطے
تعلق قلب کے ساتھہ خدا تعالی کے مفید ہین لیکن وہ مراقبہ کہ واسطے قطع علاقون اور تجرد تام اور سکر
اور محو کے فائدہ کرتا ہی اونمین سے آیت شریف ہی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور طریقہ اوسکا وہ ہی کہ نفس اپنے کو مردہ تصور کرے اور پوشیدہ خاطر
ہو کرکے جاے کہ پہرا تا ہی اوسکو بعد ایک جاے سے دوسری جاے اور آسمان پہٹ گیا اور ترکیب
او صورت اوسکی گئی اور تصور کرے اللہ سبحانہ باقی و موجود اور مزاولت کرے اس تصور کو اوس وقت تک
کہ نتیجہ اوسکا محو ہی حاصل ہووے اور ایسا ہی آیت شریف اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ
وَاَيْنَمَا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ پس جس وقت کہ ظاہر ہووے اوپر سالک کے

فائدہ مراقبہ اور شہود ہووے نور او سوقت حکم کیا جاتا ہے ساتھہ توحید تعالی کے جان کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے ترغیب اور تاکید فرمائے ہین اوپر دو چیز کے ایک اوس سے ذکر اللہ کا ہے مراد اوس سے ذکر زبانی ہے اور دوسری فکر کہ مراد اوس سے مراقبہ ہے اور بعضے مشایخ طریقت کے ہمنے تجربہ کیا ہے واسطے کشف وقایع مستقبلہ کے وہ کہ اعتکاف کرے طالب خلوت مین اور غسل کرے اور پہنے جامہ بہترین اپنا اور خوشبو لگاوے اور اوپر مصلے سجادے کے بیٹھے اور رکھے کلام اللہ کو کشادہ طرف سیدہے کے اور مصحف دوسرے کو طرف بائین اوسکے کے اور تیسرے کو روبرو اپنے اور چوتھے کو پیچھے اپنے بعد ازان دعا کرے ساتھہ کوشش تمام کے حق تبارک وتعالی سے وہ کہ واقعہ کھلے واقعہ فلانا اور شروع کرے اسم ذات کو بدون بند کرنے آنکھہ کے ساتھہ اسطور کے کہ ضرب کرے ایکبار بیچ مصحف سیدہے کے اور ایکبار بیچ مصحف اولٹے کے اور ایکبار روبرو کے اور ایکبار پیچھے اپنے یہانتک کہ پاوے نفس اپنے سینے مین انشراح اور نور اور مواظبت کرے اوپر اس شغل کے تا ایک ہفتہ پاخلوتا البتہ کشف ہو ویگا اوپر واقعہ مطلوبہ کے اور بعض مشایخ سے بیچ شغل اسطور کے سوا اوس ساتھہ مصحف کے دیکھہ کر اختیار کئے ہین بجاے اوسکے ذکر اللہ کو کرے ساتھہ ان اسماکے یا عَلِیمُ یا مُبِیْنُ یا خَبِیْرُ ساتھہ رعایت شروط مذکورہ کے چنانچہ بیان کیا گیا بیچ ذکر یکضربی یا تینضربی کے واللہ اعلم

اور کہا ہے مشایخ رحمہم اللہ نے کہ ہمنے تجربہ کیا ہے واسطے کشف ارواح کے ساتھہ ان شرطوں مذکورہ کے وہ کہ ضرب کرے جانب راست کو سُبُّوحٌ کو اور جانب چپ کے قُدُّوسٌ کو اور طرف آسمان کے رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ اور بیچ قلب کے وَالرُّوْحِ کو اور واسطے بر آنے کار مشکل کے ساتھہ شرط مذکورہ کے وہ کہ پڑہے نوافل شب سے جسقدر کہ میسر ہووے بعد ازان ضرب کرے طرف سیدہے کے یا حَيُّ اور طرف اولٹے کے یا وَهَّابُ اور کرے اس فعل کو ہزار مرتبہ اور واسطے انشراح خاطر اور دور کرنے بلیات کے ضرب کرے اللہ کو بیچ قلب کے اور لا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَيُّ کو اولٹے طرف اور القیوم کو جانب چپ کے اور جسوقت ارادہ کرے دعا کا حضرت حق سبحانہ سے واسطے شفاء مریض کے یا دفع جوع کے اور وسعت رزق کے یا قہر دشمن کے پس تلاش کرے ایک اسم کو

اسمار الٰہی سے مناسب حاجت اپنے کے اور ذکر کرے اللہ سبحانہٗ کا ساتھہ اوس اسم کے ساتھہ دوضرب کے یا تین ضرب کے یا چار ضرب کے اور کہے یا شافی دیا صمد و یا رزاق دیا ذالقوت فقط تمام ہوا سلوک خاندان عالیہ قادریہ علیہ کا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ بیان اشغال اور اذکار حضرات چشتیہ رضی اللہ عنہم سے کہ منسوب ہین ساتھہ امام الطریقہ حضرت خواجۂ خواجگان قطب ہندوستان سید معین الدین حسن چشتی رضی اللہ عنہ کے اور حضرت احمد سعید صاحب رسالہ قول جمیل سے کہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ اسرارہما سے نقل کرتے ہین اور آگے جو تحقیق مین بہی آیا ہے اوسکی تحریر فرماتے ہین کہ وفات شریف حضرت خواجۂ خواجگان والی ہندوستان خواجہ معین الدین سنجری قدس سرہ کی ۶۳۳ھ کو چھٹی تاریخ ماہ رجب کو ہوئی اور اصل ذکر و شغل اسکے طریقۂ عالیہ کے ایسی تحریر فرمائے کہ ایکروز آئے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نزدیک حضرت حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے اور عرض کی یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو اقرب طریق طرف خدا یتعالیٰ کے اور افضل اوسکا نزدیک حق تعالیٰ کے اور اسہل ترین راہ واسطے بندون کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے کہ لازم پکڑو اوپر اپنے کثرت ذکر بیچ خلوت کے عرض کی کیونکر ذکر کرون مین یا رسول اللہ فرمایا بند کر آنکھون اپنے کو اور سن مجہسے پس فرمایا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سنتے تھے بعدہٗ عرض کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لا الٰہ الا اللہ تین بار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تلقین کیا اس ذکر کو ساتھہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے اور اونہون نے تعلیم کیا حضرت عبد الواحد بن زید کو اور الیٰ ہذا یہانتک پہنچا یہ ذکر مذکور ہم تک پس جسوقت کہ ارادہ کرے شیخ تلقین کا مرید کو امر کرتا ہے اوسکو واسطے روزہ رکہنے کے اگر روز پنجشنبہ کے ہو بہتر ہے اور ساتھہ پڑہنے استغفار اور درود کے

گیارہ گیارہ بار ... ارشاد فرمایا ہے کہ حق تبارک و تعالیٰ نے بیچ کلام مجید کے فرماتا ہے اذکروا اللہ قیاما و قعودا
و علیٰ جنوبکم پس کوشش کرنا لازم ہے مانند ان مستوں کے کہ نہ گذرے اوپر ان کے زمانہ تو کہ ذاکر ہووے
اور بیان کہ قلب تیر از زیر پستان چپ کے بفاصلہ دو انگشت واقع ہے مانند گل صنوبر کے اور اوسکے دو
ہیں ایک دروازہ اوپر کا اور دوسرا دروازہ نیچے کا چنانچہ کہلنا دروازہ فوقانی کا موقوف اوپر ذکر
جہر کے ہے اور کشایش دروازہ تحتانی کے مقرر اوپر ذکر خفی کے ہے پس جسوقت کہ ارادہ کرے
تو ذکر جہر کا بیٹھے چہار زانو اور پکڑے رگ کیماس کو ساتھ انگشت پاے قدم راست کے اور ساتھ اوس
انگشت کے کہ متصل اوسکے ہے اور کیماس نام ایک رگ کا ہے اندرون زانو کے اور پکڑنا اوس کا
بطور مذکور کے واسطے نفی خواطر کے مفید ہے اور قلب میں حرارت بخشتا ہے پھر طرف قبلے کے بیٹھ اور
کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ساتھ شد و مد بقوت تام کے اندرون دل قلب سے اور باہر کر لفظ لا کو
ناف سے اور دراز کر مونڈھے سیدھے تک اور لفظ اِلٰہَ کو اصل دماغ سے اور اشارہ کر بیچ
اپنے کے ساتھ اس معنی کے کہ باہر کی میں نے دوستی ماسوا اللہ کو باطن اپنے سے اور ڈالا میں نے
پس پشت اپنے اور چھوڑ دم کو پس ضرب کر اِلَّا اللہ کی بیچ قلب کے کہ ساتھ سختی اور قوت کے اور
لحاظ کرے مبتدی نفی معبودیت کو غیر خدا تعالیٰ سے اور متوسط نفی مقصودیت کو اور منتہی نفی وجود
کو اور شرط اعظم بیچ اس ذکر کے جمع کرنا ہمت اپنی کو اور سمجھنا معنی کلمہ طیبہ کے ہے اور سزاوار ہے
واسطے صاحب ذکر جہر کے کہ تقلیل طعام کی نہ کرے بلکہ کافی ہے چوتھائی معدہ خالی چھوڑنا اور
کھانا روغن بھی ضرور ہے تو خشکی دماغ کو عارض نہووے اور جو چاہے کہ پاس انفاس کرے
چاہیئے کہ بیدار اور ہوشیار ہووے اوپر دموں اپنے کے جسوقت کہ باہر آوے دم ساتھ باہر
آنے اوسکے کے لَا اِلٰہَ اور خیال اپنے میں محبت ماسوا اللہ کو باطن اپنے سے باہر ڈالے
اور جسوقت کہ دم اندر جاوے ہمراہ دخول اوسکے کے اِلَّا اللہُ کہے اور خیال کرے کہ داخل
کیا میں نے محبت الٰہی کو بیچ قلب اپنے کے اور لکھے ہیں مشایخ کرام رحمہم اللہ نے کہ رکن اعظم
بیچ سلوک کے ربط قلب کا ساتھ شیخ کے بطریق محبت اور تعظیم اور تصور صورت اوسکے ہووے

یعنی نفی مبتدی کی لا معبود الا اللہ ہے
اور نفی متوسط کی لا مقصود الا اللہ ہے
اور نفی منتہی کی لا موجود الا اللہ ہے ۱۲

جبکہ مشغول ہووے باطن طالب کا ساتھہ نور ذکر کے اور کرتا ہے مرشد اوسکو ساتھہ مراقبے دل یا زبان
سے کہ کہے ساتھہ اوسکے تو کہ اللّٰہ حاضری اللّٰہ ناظری اللّٰہ معی یا کہے یہہ آیتہ شریفہ اِنَّہٗ
بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یا حقتعالی کو حاضر جانے درمیان اپنے اور درمیان سب قبلے کے اور مشاہدہ کرے
اور جو سالک کہ ارادہ کرے چلّے کا لازم ہی اوسکو رعایت چند امور کی یعنے دوام صیام اور دوام
قیام لیل اور تقلیل طعام اور کلام و منام اور صحبت مع الانام اور دوام طہارت حالت بیداری
اور منام مین اور رابطہ قلب اپنے کا ساتھہ شیخ کے بطریق محبت و الاحترام رکھے اور غفلت
اوپر اپنے حرام جانے اور سالک جسوقت کہ داخل کرے بیچ جاے اعتکاف کے پانون
سیدھے کو اوسوقت اعوذ اور بسم اللّٰہ پڑہے اور سورہ و الناس کو تین مرتبہ اور جو پانون
اولٹا رکھے کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ کُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الْمُخْلَصِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَمِتْ نَفْسِیْ بِجَذَبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسُ مَنْ لَا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ
لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ اور کہڑا ہو کر مصلے پر پڑہے اِنِّیْ وَجَّھْتُ
وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اکیس بار بعد ازان
دو رکعت نماز پڑہے بیچ رکعت اوّل کے آیتہ الکرسی اور رکعت دوسری مین اٰمن الرسول
قرارت کرے اور بعد سلام سے سجدہ طویلہ کرے اور بکوشش تمام دعا کرے اور کہے یا فتاح
پانسو مرتبہ پہر مشغول ہووے ساتھہ ذکرون کے کہ اوپر بیان کیا ہمنے اور کہے ہین خاص زیارت
کرنیوالوان قبرون کو جو داخل ہووے مقبرے مین پڑہے سورہ اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت مین اور
متوجہ طرف میّت کے اور پڑہے سورہ ملک اور تکبیر و تہلیل کہے سورہ فاتحہ گیارہ بار پڑہ کرکے
متّصل میت کے ہووے اور کہے یا رب یا رب اکیس بار بعد ازان کہے یا روح
ساتہہ کرنے منہ طرف آسمان کے اور یا روح الرّوح بضرب لگانے بیچ قلب کے تا انشراح
اور نور پیدا ہووے پس انتظار کرے اوس فیض کو صاحب قبر سے کہ بیچ دل سیر کے پہنچتا ہی

اور صلوٰۃ کن فیکون بدعت اتت چشتیہ رضی اللہ عنہم میں واسطے بر آنے حاجت سخت کے معمول ہے ترتیب اس
طریقہ سے کہ شب چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو پڑھے اور یہ نماز نفل اول رکعت میں فاتحہ ایکبار اور
سورۃ اخلاص سو بار اور رکعت ثانی میں فاتحہ سو بار اور سورہ اخلاص ایکبار بعد سلام سے سو بار کہے اتر
آسان گردانیدہ اسے و نشوار. یوں کے اور یہی وظیفہ کرے واسطے تاریکیوں کے او سو بار درود پڑھے
اور دعا کرے حقتعالی سے ساتھ حضور دل کے اور شب سوم کو بعد فراغ نماز سے اور دعاؤں
مذکورہ کے سر برہنہ کرکے دعا واسطے مطلب برارنیکے پچاس مرتبہ کرے انشاء اللہ تعالی
دعا مستجاب ہوویگی تمام ہوا سلوک طریقہ علیہ چشتیہ رضی اللہ عنہم کا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کلمات مصطلحہ طریقہ شریفہ نقشبندیہ علیہ کا کہ منسوب ساتھ خواجہ خواجگان محمد بہاء الدین نقشبند
رضی اللہ عنہ کے ہے اور نسبت نسب شریف او نکے سادات کرام سے ہے اور وہ نسبت متعلق ہوتی ہے امام
ہمام سید الشہدا سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو
وفات شریف آپکی بیچ شب دوشنبہ تیسری ماہ ربیع الاول ۷۹۱ھ کو ہے چنانچہ اس بیت سے تاریخ
شریف آپکی نکلتی ہے تاریخ بیت مسکن و ماوائے او چون بود قصر عارفان ٭ قصر عارفان زین
سبب آمد حساب رحلتش ٭ جان کہ کرے تجکو اللہ تعالی محمود کہ طریقہ شریفہ مجددیہ او پر اصول
طریقہ نقشبندیہ رحمتہ اللہ علی اہالیہا کے بغایہ سلوک ہے اور وہ وقوف قلبی اور توجہ بمبدء فیاض اور
نگہداشت خواطر اور التزام صحبت شیخ مقتدا اور ہمیشہ ذکر کرنے کے مقرر ہے اب بعض کلمات کہ بناء
طریقہ نقشبندیہ او پر اوسکے رکھے ہیں بیان کرتا ہوں میں ساتھ گوش ہوش کے استماع فرماؤ
یعنے ہوش در دم و نظر بر قدم او سفر در وطن اور خلوت در انجمن اور یاد کرد اور بازگشت اور
نگہداشت اور یاد داشت یہہ آٹھ کلمے منقول حضرت خواجہ جہان مولانا عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ
سے ہیں اور تین کلمے کو اوپر انکے حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ نے زیادہ کئے ہیں یعنی وقوف زمانی

اور وقوف قلبی اور وقوف عددی جاننا چاہئے کہ ہوش در دم عبارت ہی ہوشیار ہونے سالک سے بیچ
ہر دم کے دم اپنے سے کہ ذاکر ہی یا کہ غافل اور یہ لحاظ ہوش در دمی کا ساتہہ مدت دیر کے ساتہہ ہمیشگی حضور
حقتعالی کو پہنچاتا ہی اور یہ معنی مفید واسطے سالک مبتدی کے ہی اور سالک متوسط کو چاہئے کہ دریافت کرنیوالا
ہووے نفس اپنے سے اور تہوڑا زمانہ مثلاً تامل کرے بعد ہر ساعت کے کہ داخل ہووے بیچ اوسکی غفلت
یا نہین پس اگر غفلت پاوے استغفار کرے اور قصد کرے اوپر ترک اوسکے کے بیچ زمانے مستقبل کے
اور ایسا ہی لحاظ کیا جاوے تو دوام حضور کو پہنچنے والا ہو اور یہ معنی اخیر عبارت وقوف زمانی سے ہی کہ حضرت
شاہ نقشبند اوسکو استخراج فرمائے ہین اسواسطے وہ کہ متوسط کو بعلم العلم بیچ ہر دم کے مشوش کرتا ہی اور
لایق حال اوسکے کے استغراق بیچ توجہ الی اللہ کے ساتہہ اوسطور کے مانع نہووے اوسکو علم اس
توجہ کا اور نظر بر قدم عبارت ہی اوس سے کہ سالک کو چاہئے کہ وقت چلنے مین نظر اوپر قدم کے ہو اور وقت
بیٹھنے کے روبرو اپنے دیکہے نظر کو سیدہے اور اولٹے طرف نہ ڈالے کہ بیچ اوس نظر ڈالنے راست
و چپ جانب کے فساد عظیم حضوری مین برپا ہوتا ہی اور مقصود اوسکے سے باز رکہتا ہی اور یہی حکم رکہتا ہی
کان رکہنا اوپر آواز آدمیون کے اور سننا قصّے اور حکایات اون سے بہی احتراز کرے اور یہ معنی مذکور
مناسب حال مبتدی کے ہی اور مناسب حال منتہی کے وہ ہی کہ تامل کرے بیچ حال اپنے کے کہ اوپر قدم
کونسے نبی انبیا علیہم السلام سے واقع ہی اسواسطے کہ بعضے اولیاء اللہ سے زیر قدم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہوتے ہین اور انہون کو محمدی المشرب کہتے ہین اور تہوڑے اوپر قدم حضرت
آدم ابو البشر علیہ السلام کے ہوتے ہین اور ساتہہ آدمی المشرب کے مشتہر ہوتے ہین اور دوسری
زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہوتے ہین اور مسمّی بابراہیمی المشرب کے ہوتے ہین اور ایک
طائفہ زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے سر رکہتے ہین اور ساتہہ موسوی مشرب کے لقب ہوتے ہین
اور ایک گروہ نیچے قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے وقوع پاتے ہین اور نام انکا عیسوی المشرب ہی چنانچہ
حضرت والدی ماجدی قدسنا اللہ سرہ السامی مشرب عیسوی رکہتے تھے اور بعد حضرت موصوف کا اسم حی
تہا اور حضرت سیدنا و مرشدنا و امامنا رضی اللہ عنہ ابراہیمی مشرب تھے اور مربی اونکا اسم العلیم تہا اور یہ

راقم سطور محمدی المشرب ہی اور مبیدء تعین اوسکا شان العلم ہی فقیر ایکروز بیچ مراقبے حقیقت الحقائق محمدی صبح حضر
سے کر مشغول و مراقب تہا بعد چند سے دیر کے ایک تجلی مجلی سے نزول فرمایا درمیان اوسکے صورت مبارک
آپکی یعنے دادا پیر احمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کے روبرو تشریف فقیر کے لاکر توجہ کامل فرماکر ترقی اکمل مقام
سطوت مین فرمایے دراںحال غلبہ انوار اون کے کامل اوپر لطیفہ اخفی کے پایا سینہ جوکہ روز دوسرے حالم
بشارت انگیز بیچ خدمت حضرت مرشد حضرت ایشا قدس سرہ کے معروضہ کیا میںنے او صورت مبارک اونکی
بیان کیا میںنے فرمایا کہ حلیہ مبارک اونکا ایسا ہی تھا اور ایکشب کو ایک معتقد کے اوپر غلبہ شیطان سے
کیا تھا حالت مراقبے مین آکر فقیر سے فرمایا کہ فلانے معتقد کو تیرے شیاطینون نے دبا لیا تہا بفضلہ تعالی
مین نے آکر اوسے بچالیا اور جو کہ میری کتاب مین تعویذ ہی اوسکو گلے مین ڈالدی اور وہ تعویذ رسالہ اربع
انہار مین ہے کہ سند اوسکی حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتہ حسنین رضی اللہ عنہ کے حاشی قول جمیل مین
لکہی والغرض کہ فقیر پایا ونہ شیاطینون کو مردود کرتا ہون تو دیکہا اس ناچیز نے بچشم خود ملاحظہ کیا کہ
شعلہ نوری پیدا ہو سینے سے ابلیس شیاطین اور ساتہ چوزیلو نکو جلا دیا اور معتقد نے آکر اوسی وقت
یہ ماجرا بیان کیا اور توجہ مقام حب صرفہ کی اوسکو فرمایا حالت جذبہ غالب ہوکر کشف عیانی نصیب ہوا تہا
انا للہ وانا الیہ راجعون پس جسوقت کہ متبوع اپنے کو سالک نے پہچانا البتہ حالات وواقعات متبوع
کے ہووین اور سفر در وطن عبارت ہی انتقال کرنی صفات بشریہ خسیسہ سے طرف صفات ملکیہ فاضلہ کے
چاہیئے کہ دریافت کرے بیچ نفس اپنے کے آیا باقی ہی بیچ اوسکے حب غیر کی یا نہین اگر حب غیر کی پاوے
ہوے سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ بت میرا ہی ساتہ کلمہ لا کے نفی اوسکا کرے اور ساتہ کلمہ
الا اللہ کے اثبات محبت خداوند تعالی کے کرے اور یہی واجب ہی اوپر سالک کے کہ تلاش کرے
بیچ قلب اپنے کے اگر بیچ اوسکے کینہ یا عداوت اور بغض کہ جانب کسی شخص سے ہووے دور کرے
اوسکو بمداومت اس کلمہ شریفہ کے وخلوت در انجمن عبارت ہی اوس سے کہ قلب سالک کا مدام مشغول
ساتہ حق سبحانہ کے ہووے بہرحال اور تمامی وقت توجہ الی اللہ ہووے فرد: یک چشم زدن غافل
از آن ماہ نباشی ۔ شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی ۔ اس معنی سے فرمایا ہی الصوفی کائن فی الخلق

ف: اس سطر سے ... اشارہ ... ذات شیخ الفیض ... سر کیطرف اشارہ ... تعویذ ... تعویذ یہ ہی کا فرمایا طریق ... اعوذ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان و ہامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۱۲

بحسب الظاہر و بائن عن الخلق بحسب باطن چنانچہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے ساتھہ
اسی حالت کی اس آیتہ سے اشارہ فرمایا ہی رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
کہ ایسے آدمی ہین کہ نہین باز رکہتی ہی اون کو سوداگری اور نہ خرید و فروخت ذکر اللہ سے اور حضرت
خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین **فرد** از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش
اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ٭ یعنے ہر حال مین اور مجلس لوگون مین ذکر خفیہ قلبی سے ذاکر
اور شاغل رہے کہ لوگ واقف نہون یہ روش زیبا کم ہی جہان مین اور یاد کرد عبارت ذکر اللہ ہی اسم ذات
ہووے یا کہ نفی و اثبات ذکر ہی موجب فنا و بقا ہی کہ موصل بخدا ہی **بیت** ذکر گو ذکر تا ترا جان است ٭
پاکی دل ز ذکر رحمان است ٭ یعنے ہر دم ذکر کر جب تک تو زندہ ہی کہ پاکی دل کے ذکر رحمان سے ہی کہ
سند اوسکی وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ نص قطعی ہی یعنے ذکر کرو کثیر یاد کہ مین اللہ ہون
تاکہ تمکو فلاح ہووے اور ذکر کثیر کے تعداد مین اختلاف ہی آخر کو معنی کثیر الذکر کے آٹھہ پہر اور دوامی
فرمایا ہی چنانچہ حدیث صحیح مسلم کی اوپر اسکے دال ہی لَوْ تَدُوْمُوْنَ مَا تَكُوْنُ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ
لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَطُرُقِكُمْ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
نے حضرت ابو حنظلہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ اگر ہمیشہ رہو میری خدمت مین جیسی تہوڑی رہتی ہو
اور ہمیشہ ذکر مین ہی مشغول رہو کہ مراد اوس سے ذکر کثیر ہی البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر فرشون
تمہارے کے بلکہ راہون تمہارے مین اور بازگشت کنایہ ہی کہ چند بار ذکر نفی و اثبات کو اوپر عدد طاق
کے دم کو چھوڑ کر لفظ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہکر یہ دعا پڑہے الٰہی مقصود میرا تو ہی تو اور رضا
تیری محبت اور معرفت اپنی مجھے دے پہر نئے سر سے شروع لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو ہر بار کرے
اسکا نام بازگشت ہی اور وقوف قلبی عبارت ہی توجہ سالک کی طرف قلب کے اور توجہ قلب کی مع
لحاظ اسم ذات و نفی اثبات کے اور یہی جاننا چاہئے کہ بیچ طریقہ مشائخ نقشبندیہ رحمتہ اللہ علیہم
کے تصرفات عجیبہ اور غریبہ ہین مانند جمع ہمت اوپر کسی کام کے پس ہوتا ہی وہ کام موافق ہمت اونکے
اور تاثیر بیچ طالب کے اور جلب مرض مریض اور افاضہ توبہ بیچ معتقد عاصی کے اور تصرف بیچ

دلون آدمیون سکے کہ محبت کرین اور تعظیم کرین اور دار رگ اہنون سکے تاکہ مشتمل ہووسے بیچ اون سکے
واقعات عظیم اور اطلاع اوپر نسبت اہل اللہ کے احیا اور اہل قبر سے اور اشراف اوپر خواطر آدمیون سکے
اور کشف وقایع آیندہ اور دفع بلیۂ نازلہ اور سوا اسکے تمامی خصائص حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم
سے ہی آور یہ بہی ایک تصرف اون کے سے ہی کہ غائب مین مرید کے صورت کو اور لطیفے اوسیکو
خیال کرکے توجہ دیوسے مثل حاضر کے توجہ غائب کو پہنچتی ہی راقم الحروف کہتا ہی کہ حضرت ایشان
قدس سرہٗ غائب مین توجہ فرماتے تہے بعینہ معتقدون اور معتقدات بی بیون کو انوار اون کے
لطائف اور مقامات کے پہنچتے تہے اور وہ اپنی اپنی حالات اور کیفیات عریضون مین لکہتے تہے
یہ فقیر نے کامل تجربہ اور مشاہدہ کیا ہی حقتعالی جل کرامتہ وافضالہٗ مدام مجہہ ناچیز کمترین خلایق اور
جمیع عزیزون معتقدین کو اونکی نعمتون خوان الوان سے متلذذ اور ریزہ چین ومعمور رکہے
بحرمت حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آمین فقط

اور دوسری ختم خواجگان رضی اللہ عنہم سے نہایت پر تاثیر مجربات سے ہی فقیر راقم الحروف
عفی عنہ نے بامر غیبی یعنی بارشاد روح پر فتوح حضرت خواجۂ نقشبند قدس سرہ کے پندرہ روز
معہ عزیزون سکے پڑہا ستہروین روز ظہور اوسکا کامل ظہور مین آیا اگر باستخارہ اور امر غیبی سے
پڑہنا ہووسے ظہور اوسکا بفضلہ تعالی جلد تر ظہور مین آوسے ورنہ مدام پڑہنے اسکے سے
برکات حاصل رہینگے اور حضرات نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ رضی اللہ عنہم مین ہر روز وردا سکا کامل ہی
کہ بسبب ورد اس ختم شریف کے ترقی محبت حق جلشانہ وحبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور طریقے کے
مقامات کے متصور ہی حضرت احمد سعید صاحب قدس سرہٗ آخر رسالے اربع انہار کے چند سے
ختم اور تعویذ وغیرہ اوراد کتاب معمولات مظہری وغیرہ سے کہ تالیف حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی
کہ خلیفہ رشید حضرت قبلہ میرزا جان جانان متخلص بمظہر رضی اللہ عنہما کے ہین تحریر فرماتے ہین
چنانچہ طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم منقول حضرت خواجۂ بہاء الدین نقشبند اور خواجۂ عبدالخالق
غجدوانی اور خواجۂ یوسف ہمدانی اور خواجۂ عزیزان علی رامیتنی اور خواجۂ عارف ریوکری اور

اور خواجہ ابوالحسن خرقانی اور خواجہ بایزید بسطامی ہین کہ جو کوئی اس ختم کو تین روز متواتر بصدق نیت پڑہے خداوند تعالیٰ ایک ہزار اور بایک حاجت بر لاوسے ورنہ تا حصول مقصد مداومت رکہے اور بعد حصول مقصد کے بہی اگر مداومت رکہے فلاح دین ودنیا کی حاصل کرے پس بہر نیت اور مقصد کہ کہ پڑہے انشاءاللہ تعالیٰ حاجت حاصل ہووے چاہیے کہ اول ہاتہہ اوٹہا کے سورۂ فاتحہ ایکبار پڑہے بعدہ ختم شروع کرے ساتہہ اس طور کے کہ سورۂ فاتحہ با بسم اللہ سات بار بعد ازان درود ایک سو بار بعد ازان الم نشرح با بسم اللہ ستر اور نو بار بعدہٗ سورۂ اخلاص با بسم اللہ ایکہزار اور ایکبار بعدہٗ سورۂ فاتحہ با بسم اللہ سات بار بعدہ درود ایکسو بار بعد ازان جسقدر کہ شیرنی ہووے فاتحہ پڑہ کے ثواب اس ختم کا بارواح حضرات بزرگواروں ان ختم کے بخشے بعدہ جناب خدائے عز و جل بتوسل ان بزرگواروں کے خواہشت کرے اگر چاہے ایک آدمی پڑہے یا زیادہ جس قدر کہ ہو دین شیرنی تقسیم کرے ختم ہوا ختم خواجگان کلان فقط

ایضاً طریقۂ ختم خواجگان رضی اللہ عنہم اول دو رکعت نماز پڑہے بیچ ہر رکعت کے بعد سورۂ فاتحہ کے آیتہ الکرسی سات بار پڑہے بعد سلام کے فاتحہ بنام خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کے پڑہ کر سو بار استجابت پڑہے یا مفتح الابواب بعدہٗ فاتحہ ساتہہ بسم اللہ کے سات بار بعدہ درود شریف سو بار بعدہ الم نشرح با بسم اللہ ستر بار بعدہٗ سورۂ اخلاص با تسمیہ ہزار بار بعدہ سورۂ فاتحہ سات بار بعدہٗ درود ایکسو بار پڑہ کر فاتحہ بنام خواجگان رضی اللہ عنہم کے کرے بعدہٗ سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور سو بار يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ كُلِّ شَيْءٍ اور سو بار فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَسَهِّلْ يَا اِلٰهِيْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ اور سو مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑہے بعدہ فاتحہ خیر ساتہہ نام خواجگان کے پڑہے اور اسماء مبارک خواجگان کے یہ ہین حضرت عبد الخالق غجدوانی خواجہ جہان خواجہ بہاء الدین نقشبند خواجہ بایزید بسطامی خواجہ یوسف ہمدانی خواجہ ابو منصور ماتریدی خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ اسرارہم اور درود

شریف یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ واسطے ہر مہم کے چالیس روز پڑہے انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ بخشے ایضاً بیچ کتاب کلمات سکے کہ تالیف شاہ حزب اللہ رحمۃ اللہ علیہ الہ یادی سکے ہی طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم کا واسطے مہمات دینی اور دنیوی سکے ساتھ اسلوب سکے لکھے ہین کہ اول دو رکعت نذر خواجگان نقشبندیہ کے گذاری بعدہ استعانت چاہے بعد اوسکے دو رکعت واسطے تقضاء حاجت سکے پڑہے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ سکے آیۃ الکرسی سات بار پڑہے بعد فراغ اوسکے دس بار یہ دعا با بسم اللہ پڑہے یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعدہٗ سورۂ فاتحہ سات بار اور سو بار درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ اور ستر مرتبہ الم نشرح اور ساتھ بسم اللہ سکے سورۂ اخلاص ایکہزار و یکبار پڑہے پہر فاتحہ سات بار پڑہ کے درود سو بار پڑہے طریق ختم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا واسطے حصول مقاصد دینی و دنیوی و حل مشکلات سکے مجرب ہی اول درود شریف سو بار بعد ازان کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بلا زیادتی کلمے سکے پانسو بار بعد ازان درود سو بار تا حل مطلب مدام پڑہے اور بعضے اکابر رضی اللہ عنہم نے لکہا ہی کہ واسطے حصول ترقیات او مزید درجات دینی اور دنیوی اوپر ان چند اسماء حسنیٰ سکے کہ ساتھ مقصد سکے مناسبت رکہتے ہون مداومت کرے ہر روز سو بار یَا فَتَّاحُ اور سو بار یَا وَھَّابُ اور سو بار یَا رَزَّاقُ اور سو بار یَا دَافِعُ اور سو بار یَا سَلَامُ بشب یا بروز ہر وقت کہ میسر ہووے لیکن بیچ وقت معمولی کے عدد اور تعداد نہ پڑہے اور مداومت دعاء حزب البحر واسطے قاری سکے بھی بجائے شمشیر آبدار سکے اور بجائے سپر فولادی معمولات خانقاہ شریفہ مظہریہ سکے ہی اور بھی سورۂ لِاِیْلٰفِ بہ نیت رفع شر گیارہ بار یا ایکسو ایکبار ساتھ درود شریف اول و آخر پنج بار سکے ہر روز بعد نماز فجر کے پڑہے مجرب ہی حضرت میرزا جان جانان قدس سرہٗ نے وقت غلبۂ مرہٹون سکے ورد اسکا فرمایا تھا قوم مرہٹون کو کہ نہایت

ظالم تھے تباہ ہوئے راقم الحروف التماس کرتا ہی کہ ایک وقت مین غلبہ مخالفون باطنی کا اس ناچیز پر ازبس ہوا تھا جو کہ نہایت عاجز اور مُضطر اور نا امید کامل ہو کر واسطے دفع شر مخالفین اور بر آنے مقاصد قلبی کے زاری کنان التجا جانب بارگاہ حضرت مجیب الدعوات جل اجابتہ کے لایا بمضمون حالت اضطراری کے کہ مُضطر اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ غیب سے ایسے اشارہ و بشارۂ الہامی ہوا کہ اسوقت گیارہ بار سورۂ لِاِیْلٰفِ کو پڑہ تجکو زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اصحاب کبار اور اولیاء نامدار رضی اللہ عنہم کے نصیب ہوگی اور دفع بلیات اور مقاصد و مراوات جملہ برائے دولت اور بیعت سے بھی مشرف ہوا تفصیل اسکی نہین لکھتا ہون اگر لکھون بباعث کم حوصلی ناچیز کے شبدیز قلم کو خوش عنانی سے روکنا کیا اور یہ معاملہ عنایت ساتھہ پیران کبار رضی اللہ عنہم کے مرحمت ہوا ہی اگر ریزہ چین کو مرحمت ہووے عجیب نہین ع باکریمان کارہا دشوار نیست ٭ اور بیت سعدی علیہ الرحمۃ۔ اگر بادشہ بر در پیرزن ٭ بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن ٭

ذکر طریق تعویذات

کہ حضرت میرزا جان جانان قدس سرہٗ معتقد و نکو کرامت فرماتے تھے کہ اگر کسی مرض اور درد کا بیمار آپکے خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرتا کہ مجھے واسطے شفا کے کوئی تعویذ دو ظاہر ہین ان کلمات کا تعویذ لکھہ کر اوسکو کرامت فرماتے اور یہ ارشاد کرتے کہ بازو مین باندہ یا گلے مین باندہ اور وہ کلمات شفائیہ یہ ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ یا حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنک صاحب این حرز را در شمن تو سپردیم و تعویذ برائے محافظت اطفال اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

۲۸

تعویذ برای تپ لرزہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا نار کونی بردا و سلاما علی
ابراہیم و ارادوا بہ کیدا فجعلناہم الاخسرین بالحق انزلناہ و بالحق نزل
وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و برای دفع درد چشم
فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید دس بار بعد ہر نماز فرض کے پڑھا جاوے اور
واسطے دفع ہونے چیچک لڑکون کے اوپر تار نیلے کے سورہ رحمن کو پڑھے اور جو ایہ فبای
الاء ربکما تکذبان کے پہنچے ہر بار اوپر اس کلے کے تاگے نیلے پر دم کرکے گرہ دیوے
اور گلے مین لڑکے کے باندہے انشاء اللہ تعالی اثر اوس چیچک کا ظاہر ہووے اور اگر
ظاہر ہووے مضرت نکرے اور واسطے شفاء مریض کے آیات شفا کہ چہہ ہین چینی کاسہ
چینی سے لکہ کر پانی سے دہو کر پلاوے ویشف صدور قوم مؤمنین۔ وشفاء
لما فی الصدور۔ یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء
للناس۔ وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین۔ واذا مرضت
فہو یشفین قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء۔ اور واسطے ہر مرض کے ختم
اسم مبارک یا سلام کا ایک لاکہ پچیس ہزار بار مجرب ہے اور واسطے دفع ہونے آماس گلے
بروز دوشنبہ یا جمعہ کے لکہ کر گلے مین مریض کے ڈالے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لی اللہ لی اللہ ہو یکع فی اللوح برای دفع بواسیر بروز دوشنبہ یا جمعہ کے لکہ کر کمر مین
باندہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ و
معاذہ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اور آخر تمامی عالم
سورہ فاتحہ مجرب ہے دافع جمیع بیماریون اور بلاؤنکو کہ افیۃ حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم
اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہ کا ہی تہا حق تعالی ببرکات اپنے اسماء مبارک اور اسم مبارک
حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارا امن و برکت و رحمت مین محبت کاملہ رکہے آمین آمین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی جاننا چاہیئے کہ جو فقیر ۱۲۵۳ھ مین وارد شہر حیدرآباد
ہوا اسکو عرصہ پچیس سال کا ہوتا ہی بفضلہ تعالیٰ و اکرامہ جل افضالہ و عم فیضانہ کے بسیاری طالبون راہ طریقت
کو سلوک علیۃ طریقۂ انیقہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیٰ اہالیہا کا کہ عبارت اوس سے سات لطائف اور مقام
نفی و اثبات اور پچیس مراقبات ہین بقدر استعداد و حوصلہ اون اور نصیب اون کے سلوک مذکورہ
طے ہوا چندسے عزیزون کے نام باستدعا اون کے لکھنے مین آتے ہین بعض اونین سے
دار فنا سے طرف دار بقا کے راہی ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور باقی زندہ ہین ۔
سید حیدر علی و نیاز اللہ شاہ تا مقام لاتعین و غلام محی الدینخان بہی تا مراقبۂ لاتعین ۔ ملان محی الدین صاحب
تا مراقبۂ معبودیۃ صرفہ ۔ مولوی محمد سعید خان مفتی تا مقام قوس ۔ و بعد ازان مدینۂ منورہ مین جناب
والا انتساب صاحبزادہ محمد مظہر مجددی رضی اللہ عنہما سے سلوک طے کیا ۔ و سید شمشیر علیصاحب ہم
تا مراقبۂ قوس مشرف ہوئے ۔ اور غلام حسین شاہ ہم تا مراقبۂ قوس ممتاز ہوے ۔ و رحیم اللہ شاہ
تا مراقبۂ اقربیت ۔ و منشی حسن محمد تا مراقبۂ اقربیت ۔ اور بسیارے معتقدان کہ الحال نام اونہون کے
یاد نہین ہین مشرف ہوئے ۔ اور مولوی ہدایت اللہ صاحب تا مراقبۂ مقام معیت ۔ اور محمد حبیب اللہ
صاحب برادر مفتی محمد سعید خانصاحب تا مراقبۂ احدیت ۔ اور مولوی سید احمد علیشاہ تا مراقبۂ احدیت اور
سید جلال الدین تا مراقبۂ احدیت ۔ اور مظہر علیشاہ تا مراقبۂ احدیت ۔ اور قاضی بدیع الدین نارنول سے
تا مراقبۂ احدیت ۔ رحیم الدین کلان تا مراقبۂ احدیت ۔ و بسیارے عزیزان در مقام نفی و اثبات اونمین سے
دو چار نام لکھے جاتے ہین محمد علیشاہ مقام نفی و اثبات مین ۔ عبد اللہ شاہ اور باقر علیشاہ و سید کریم

ک ترتیب مراقبات
سلوک اور تعیین علیحدہ
سلوک کے تفصیل اون کی
رسالہ سلوک نقشبندیہ اللہ کریم
مین لکھی ہے ۱۲
۳

بہی نفی و اثبات مین اور مقامات لطائف مین بہت معتقدین اونہین سے لطیفۂ نفس مین مخدوم صاحب اور حکیم عبد القادر
صاحب بہی مقام نفس مین - فقیر محمد کلان مقام اخفی مین اور سید اسمعیل کلان بہی لطیفۂ اخفی مین اور سید قاسم علی
بہی مقام اخفی مین اور عبد الرحیم بہی مقام اخفی مین شیخ نجف علی لطیفۂ سر مین شیخ حیدر بہی لطیفۂ سر مین عبد العزیز
خان بہی لطیفۂ سر مین اور بہی بسیار ہین - اور حکیم سید احمد لطیفۂ سر مین - اور فقیر محمد خورد لطیفۂ روح مین
اور اسمعیل خان بہی لطیفۂ سر مین - اور غلام محمد خان بہی لطیفۂ سر مین - اور مولوی عبد الحلیم لطیفۂ سر مین
اور میانجی محمد سعید لطیفۂ روح مین اور لطیفۂ قلب مین بسیار ہین چندسے نام لکہنے مین آتے ہین اسمعیل
خورد اور سید احمد اور شیخ محمد اور سید محمود اور محمد حسین و سید اشرف علی و حکیم قاسم صاحب اور
اون کے دو داماد اور رحیم الدین خورد اور صحے الدین موذن اور سید امیر الدین اور حاجی
محمد شریف اور بہار الدین خان اور اشرف خان اور محمد نوراز اور عبد الرحمن کو توال حسین ساگر
اور محمد صاحب جمعدار کو توال کوہٹی اور سید عبد الستار صاحب اور محمد یعقوب وغیرہم بسیار مقام
قلب مین مشغول و مسرور ہین اور بسیار سے سبب بیان ہی لذت قلبی سے محظوظ و متلذذ ہین حقتعالی
ببرکات ذکر و فکر ان کے سکے فقیر ناچیز کو اور جمیع معتقدون کو ساتہہ بادہ محبت حب صرفہ اپنے سکے
مدام مست و مخمور رکہے آمین فقط

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ بِاَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ

بِحَقِّ حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُثَبِّتِ اَحْكَامِ الْاِحْسَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بعد حمد حضرت ذات جلشانہ مُثبتِ امورِ حق الیقین و نعتِ رسول برحق مُصدّقِ احکام سابقین و لاحقین
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ مروّج کمالات دین متین کے واضح ہو کہ یہ فقیر حقیر ابوالحسن شاہ
ضیاء الدین احمدی غفر اللہ لہ و لوالدیہ عرض خدمت مین گہر سنجان معانی عبارات ظاہر و باطن کے
یہ کرتا ہی کہ جو کہ اس فقیر ناچیز نے بعد تحریر کرنے رسالون سلوکیہ کے جو چند سے مواہیر اور عبارات
پر رموزات بطور تقریضات کے بعض مشایخین معتبرین راسخین ادام اللہ فیوضاتہم و برکاتہم
شہر حیدر آباد سے اوپر رسالون مسطورہ کے جو ثبت اور تحریر کروائے ہین سبب اوسکا واسطے
تسلی معتقدون خوش عقیدت اور دفع ظن و وسوسون موسوسین ناواقفون طریقۂ طریقت راہ
حقیقت سے کے زیب قرطاس صداقت اساس سے کے کرنیمین آیا اوّل بنا مقامات صداقت رسالۂ
سلوک مفید الذاکرین نافع المتفکرین کے یہ ہی کہ جبکہ ناچیز نے سلوک طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ
رحمۃ اللہ علی اہالیہا کا کہ عبارت اوس سے سات لطائف اور مقام نفی اور اثبات اور پچیس
مقامات ہین بیچ خدمت فیضدرجت شیخ زمان قطب دوران حضرت حاجی گل محمد رومی قدس اللہ
سرہ العزیز کے سطے کیا عزیزان طریقت سے نہایت مُصر ہو کر رسالۂ مسطورہ کو تالیف کروایا
جو کہ رسالۂ مذکورہ اختتام کو پہنچا کمترین اوسکو بیچ ملاحظے اور سماعت شریف حضرت ایشان رضی اللہ
عنہ کے لایا آپ نے اوسکو نظر پُر کرامت سے ملاحظہ فرما کر اور سُنکر نہایت خوش اور بشاش
ہو کر زبان الہام ترجمان سے کلمۂ تحسین زبان زد کرکے الفاظ دعائیہ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ وَلَا تَنْقُصْ
کے بصد مرحمت فرمائے اور ایک بزرگ بڑے ولی مسمی سید بادشاہ صاحب ساکن کنڑ ملک ولایت سے

کہ بڑے دوست اخلص آپکے تھے اون کو بھی سنوا یا وہ بھی نہایت خوش ہوے اور تصدیق و تحسین
رسالے کی فرمائے اور یہ مضمون سابق مین بھی مفصلاً شروع رسالے کے لکھنا گیا ہون مکرر واسطے
تفہیم دوستون کے تحریر مین آیا ایک اول درجہ قبولیت اور صداقت رسالہ مذکورہ کی بکامل
معلوم ہوئی ہی کہ حضرت مرشد قدس سرہ نے اوسکی صداقت اور تحسین کی اور دوسرے ایک بزرگ
والا نسب ولی کامل موصوف نے فرمائے اور دوسری قبولیت اور صداقت اسکی یہ ہی کہ جبکہ
یہ ناچیز شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین وارد ہوا اور بسیارے مردمان ساکنین شہر مذکورہ کو
فائدہ سلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ سے پہنچا یا بسبب کیفیت پرلذت اوسکے استدعا واسطے
اردو کرنے رسالہ مسطورہ کے کی فقیر نے بسبب کمال اصرار اون سکے اور نفع کامل
وارین اسپنے کے خیال کرکے امر استخارہ کو ادا کیا بفضلہ تعالیٰ و عنایت اوسی حالت استخارہ مین
ایک تجلی مجلی نازل ہوئی اور اوسمین روح اطہر و انور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
قدس اللہ سرہ العزیز کے روبرو اسپنے رونق افزا دیکھی درانحال آپ نے کتاب
مبدء و معاد تصنیف خاص اپنی میرے ہاتھ مین کرامت فرمائی اور بہ زبان الہام تبیان سے
ارشاد فرمایا کہ اسمین سے کچھ فی الفور اس ناچیز نے اوسکو ہاتھ مین لیکر مطالعہ کرنا شروع
کیا بعد تہوڑے دیر کے دیکھتا ہون کہ بعض بعض جا سے عبارت چیدہ چیدہ کرکے دوسرے
ایک کاغذ پر لکھ رہا ہون تھوڑی دیر کے بعد افاقی نے منہہ دکھلایا اس واقعی بشارت
انگیز سے اشارۂ اجازت تالیف رسالہ اور رمز صحت و صداقت و قبولیت عبارت رسالہ
مذکورہ کی بخوبی پائی گئی کہ صاحب طریقہ رضی اللہ عنہ نے خود کتاب اپنی واسطے تالیف
کے کرامت فرمائے اور تیسری وجہ صحت اور قبولیت رسالہ مذکورہ کی یہ ہی کہ جس روز
کہ رسالہ مذکورہ مرتبۂ اختتام کو پہنچا اوس شب کو بعد نماز عشا کے حالت مراقبے مین بالائے
عبارت شروع رسالہ مفید الذاکرین اردو کے چندے سطرین بطرز عبارت براعۃ استہلال
لوازمۂ سلوکی کے عالم غیب سے مثل یکبہر منور کے مشاہدے مین آئین اور ایک آواز غیب

نوبت سے یہ آئی کہ یہ عبارت اور مہر حضرت سید امیر کلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اور یہ رسالہ مقبول
ہوا جو کہ نظر اوسپر کامل جائی مہر حضرت سید امیر کلال مقتدای اہلِ کمال و وصال رضی اللہ عنہ کے
بخوبی مشاہدے مین آئی کہ چوکونی مہر منور تھی اور حروف اوسکے واضح نمایان تھے ا
مہر منورہ متبرکہ شروع جانب راست درمیان بسم اللہ شریف اور عبارت متبرکہ غیبیہ سے جلوہ گر
تھی اور وہ عبارت عالیہ عطائیہ غیبیہ مُقفّٰہ ومسجّع براعتہ الاستہلالیہ یہہی یہ ہیچدان امیدوار
فضل وکرامت بعینہ برای برکات مثل تحریر باطن سے لکھا کرتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سید امیر کلال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْمُشْتَاقِيْنَ بِسُمُوِّ جَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ وَزَيَّنَ أَرْوَاحَ
الْمُحِبِّيْنَ بِشَوْقِ مُشَاهَدَاتِ لِقَائِهٖ وَوِصَالِهٖ وَشَرَّفَ حَبِيْبَهٗ وَرَسُوْلَهٗ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلْعَةِ دَرَجَاتِ قُرْبِهٖ وَمَقَامَاتِ كَمَالِهٖ المقصود کہ جبکہ
عبارت عالیہ غیبیہ عطائیہ مقتدائی طریقۂ خواجگان کہ حضرت سید امیر کلال ہین رضی اللہ عنہم کے بطور
براعتہ الاستہلال لوازمۂ سلوکی کے معہ مہر کے مرقوم وثبت وکرامت ہوئے بدین لحاظ بعالم ظاہر
کے بھی چندے عبارات بطور تقریضات معہ مہرون چندے مشائخ معتبرین راسخین زادہم اللہ جاہہم
علم محکمات ومحکمتہ کے ہین اوپر رسالون سلوکیہ اردو وفارسی ونثر ونظم اور اثبات سلوک اپنے کے
ترقیم اور ثبت کروائین تاکہ تسلی کاملہ اہلِ طریقت اور رفع وسوسے ناواقفین حقیقت کے ہووے
اور اس ہیچدان کو اور جو کہ سالکین وناظرین اسکے ہون ثواب اکمل دارین مین اور مقامات علی
قربات اپنے کے کونین مین کرامت فرماوے بحق وحرمت حبیبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
القصہ کہ اول عبارت ومہر برسم تقریضات کے حضرت والا گہر شیخ وقت فرید عصر حضرت محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ
کے کہ اولاد امجاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے تھے مکۂ معظمہ مین مزین ومرقوم ہوئی اور بعد ازان
حضرت مشیخت پناہ مسکین شاہ صاحب اور حضرت محمد عبد الحق اشہر مولانا ولوقتنا شمس العلماء

و انکا نسب و علو مرتبہ مشایخ اہل طریق و سنا اور بعض بعضے رسالون کے بنظر تعمق و مرحمت فرماکے تقریظات

فرماتین حقتعالی اون کو اجر عظیم اور مراتب کریم دیوے اس ناچیز ریزہ چین خوان الوان نعمتون اہل

نعیم سے عطا فرماوے اور اب شروع عبارات تقریظات مذکورات کی یہ ہی فقط۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے عرض کرتا ہی کمینہ درویشان احقر البشر محمد عمر نقشبندی کان اللہ لہ عوضا عن

کل شئ کہ معارف دستگاہ برادر طریقہ ابو الحسن شاہ صاحب خلیفہ اعز ارشدی حاجی شاہ گل محمد

رومی خلیفہ سراج الاولیا حضرت شاہ ابو المکارم احمد سعید نقشبندی احمدی نسبا و طریقتا خلیفہ

ثانی حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس اللہ اسرارہم نے کتاب اپنی مفید الذاکرین جو سلوک

طریقہ انیقہ مجددیہ مین لکہی ہی مکہ معظمہ مین مجھکو سنائی بہت دل خوش ہوا ایسے بسط و

تفصیل سے مقامات سلوک مجددیہ کسینے بیان نہین کی مضامین اوسکے نہایت چست اور معانی

درست ہین اور مکشوفات جو اپنے ذکر کئے یہ دین بمعنی عطا اللہ کی ہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بَارَكَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِيْمَا اَعْطَاهُ

وَجَعَلَهٗ هَادِيًا مَهْدِيًّا اٰمِيْنَ

احمد سعید
ابن
محمد عمر

قصیدہ در مدح حضرت پیر و مرشد محمد عمر قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چچا پیر میرے محمد عمر | ہین شیخ زمان اور قطب عصر
مقابل ہیں جیسی ہیں شمس الضحی | مکان خلیلی مین شکل قمر

ہین احمد سعید اسعد سعد کے | سعید الخلف پر سعادت اثر
منور بنور سعادت ہین جو | شفیقون کو سعد اونکی کرے نظر

رہین مسند آرائے صدر ہدا | ہمیشہ بصد فضل و اعزاز و فر
رکھو اونکا سایہ خدا مستدام | میرے سر پہ اور جملہ عالم اوپر

اونہون نے جو دیکھا اس رسالے کو خوب | بغور تعمق کی اوسپر نظر
دی [illegible] اسکے ساداں کی تحسین خوب | و حاوی یہ مقبول ہو پر اثر

عبارت بھی با مختصر کے خوش رقم | بجا ہی کہین اوسکی تقریظ اگر
کہ بھائی [illegible] لیتے نے جو ابو الحسن | لکھا یہ رسالہ ہی بس خوبتر

نہایت مفید اور نافع بحال | پئے سالکین [illegible] نیک نظر
نہ ایسا رسالہ ہوا آج تک | طریقہ لئے مجددیہ تفصیل در

عبارت درست اور مضامین چست | معارف ہین [illegible] جو عقل و نظر
[illegible] یہ دین و دنیا سے | [illegible] اسکا ای [illegible] خبر

عبارت کا مقصد ہوا [illegible] | [illegible] اون کی [illegible]
نوشتہ [illegible] | [illegible] خیر

نامہ مبارکہ برای برکت نوشتہ میشود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از فقیر محمد عمر نقشبندی برادر طریقت مولوی [illegible] شاہ ابوالحسن صاحب جملہ [illegible] بعد از سلام مسنون و دعوت خیریت دارین مشہود مطالعہ فرمایند الحمد للہ سبحانہ والمنت فقیر بعافیت است و صحت و استقامت ایشان مسئول [illegible] عجایب اسلوب مع ہدیہ رومال کہ بمصاحبت حاجی محمد بہادر شاہ صاحب فرستادہ بود رسید جزاکم اللہ تعالی خیرا کثیرا رومال صوفیانی بود مسرتہا افزود حق سبحانہ حسن خاتمہ نصیب ما و شما کند آمین آمین از ابوالخیر عبد اللہ بن عمر سلام مسنون برسد فقط

و بدانند کہ چونکہ فقیر برای حج شریف درسنہ ۱۲۸۵ ہجری بمکہ معظمہ راہی شدہ بود [illegible] حضرت محمد عمر شیخ عصر قدس سرہ تشریف میداشتند در آن مکہ مبارکہ ایشان را کتاب مفید الذاکرین نافع السالکین المتفکرین بسماعت مبارک و نظر انور رسانیدہ بودم بعد ازان بمدینہ منورہ حاضر شدم

از بسیلہ سے تشریفات وزیارت از سلطان الانبیا والاولیا مشرف و معزز گردیدیم کہ بیان
مفصل آن در رسالۂ حج بخوبی مرقوم است وفقیر در انجا حضرت شیخ الشیوخ عبدالغنی صاحب صاحبزادۂ
محمد مظہر صاحب قدس اللہ سرہما ہر دو صاحبان زندہ و موجود بودند رسالۂ مذکورہ را ہر دو صاحبان
ملاحظہ نمودہ لفظ مرحبا و تحسین فرمودند و چونکہ فقیر باز بحیدرآباد آمدم سنہ باررو مال بخدمت صاحبزادی
صاحب محمد مظہر قدس سرہ رسانیدہ بودم جناب موصوف سنہ نامہ متبرکہ در جواب آن کرامت فرمودند
برائے برکت و فخر دارین خود و عزیزان تحریر مینمایم کہ بہ برکات دعا ہائی ایشان مقاصد قلبی
بدارین حاصل شود آمین و آن اینست۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ از فقیر محمد مظہر کان اللہ لہ برادر عزیز من شاہ ابوالحسن صاحب سلام خیر انجام
و دعای استقامت وحصول مقاصد دارین وحسن ختام قبول نمایند مکتوب مرغوب معہ ہدیۂ مقبولہ
رسید فرحت بسیار رسانید جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا وابلغ علیکم نعمۃ فی الدنیا والاخرۃ
فقیر از دعای خیریت شما شب و روز بحضور پر نور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم غافل نیست
حق تعالیٰ قبول فرماید و ترقیات بسیار عطا کند انہ قریب مجیب شما را ہم لازم است کہ
اوقات خود را بیاد حق تعالیٰ معمور دارید و از فقیر زادہ احمد بہاء الدین السلام علیکم و علی
من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۵ محرم سنہ ۱۲۹۶ھ

محمد
مظہر ۱۲۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ از فقیر محمد مظہر کان اللہ لہ اخوی اعزی شاہ ابوالحسن صاحب سلام خیر انجام و دعائے
استقامت شریعت وطریقت وحسن خاتمہ مطالعہ فرمایند مکتوب شریف معہ ہدیۂ مقبولہ رسیدہ خوشوقت
ساخت جزاکم اللہ خیرا دعا ہا کردہ شد ومیشود حق تعالیٰ بواسطۂ حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم قبول کند
و برائی فقیر و فقیر زادہ و متعلقان دعای خیر فرمودہ باشند والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقط وسوم

مکتوب شریف اخیرہ دعائیہ و بطور وصیت نامہ نگاشتہ اند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد و الصلوٰۃ از فقیر محمد مظہر کان اللہ لہ بجناب فضائل مآب کمالات اکتساب حقایق آگاہ محبت و اخلاص دستگاہ حضرت ابو الحسن شاہ صاحب سلام خیر انجام و دعاء استقامت و حصول مقاصد دارین و حسن ختام مطالعہ نمایند مکتوب مرغوب معہ ہدیہ مقبولہ رسیدہ فرحتہا رسانید جزاکم اللہ خیرا و اسبغ علیکم نعمہ فی الدنیا و الاخری و زاد کم توفیقا و برکۃ فی العمر و العمل و الارشاد و المعلوم بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فقیر شب و روز بدعاے خیر دارین شما و توجہ مخصوص بحضور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مشغول و مصروف است حق تعالی قبول کند و بخیر باز در مدینہ منورہ بملاقات مسرور خوش سازد کہ عمر عزیز باقی را در اذکار و اشغال حق سبحانہ و تربیت طالبان حق و نشر علوم دینیہ صرف نمایند و از ان ہم امور دانند کہ فردا ہمون بکار خواہد آمد بہمہ برادران و فرزندان سلام دعا رسانند و برای فقیر و فقیر زادہ احمد بہاء الدین کہ ۱۰ سالہ است و نہایت ضعیف است دعا ہا مخصوص فرمودہ باشند السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۱۲۹۵ھ

الاحمدی محمد مظہر ۱۲۹۲

بدانند کہ محمد مظہر صاحب قدس سرہٗ عالم اجل و شیخ اکمل قدس سرہٗ بودند و نہایت صاحب کشف و صاحب تالیفات کہ رسالہ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ تالیف نمودہ و ہزارہا مریدان ایشان در مدینہ شریفہ شدہ الحق کہ شیخ اجل و اکمل از بیماری و با بدار البقاء رحلت فرمودند اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بعد مکتوبات و اسناد صاحبزادون مجددی قدس اللہ اسرارہم کے ایک عرضی کہ بحضور پر نور حضرت پیر و مرشد حاجی گل محمد صاحب قدس سرہٗ بطرز نظم باصطلاح سلوک قدیمہ اور جدیدہ ہر دو کی مدینے مبارک کو لکھنے مین آئی اور حضرت قدس اللہ سرہٗ العزیز نے دربواب اوسکے ایک نامۂ مبارک تحریر فرمایا ہی ہر دو لکھنے مین آتی ہین اول عرضی نظم بعد ازان جواب نامۂ مبارک او۔ وہ عرضی منظومہ یہ ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا مہ و ذات احدیت حق امر مکان
ہم باآن عشرۂ مبشر زیب عشرہ عالمند
ظل آن آمد احد اثنی ثلثہ اربعہ
سیر سانم عرض باصد التجا وُرہ فنا
قطب ارشاد و مدار از قلب روحت فیضیاب
مردم ابصار دانش بنیش از تو روشن است
واقفی از رازہائی لی مع اللہ مستدام
سالک جاذب باٰفاقی و نفس ہر نفس
از می جام معیت مست کردی خلق را
صدر تو از شرح صدر اسلام کان فیض و نور
از حجاب وصل عریانی قباے نو بہار
در حقایق لمعہ باصد زیور کبر و جمال
سیر تو از سیر نظری اکرشہ و الانظر
اینچنین رمزے کہ گفتم پیش عارف بانظر
ای جناب مرشد ما شاہ ما سلطان ما
انچہ در مدحت دلیری کردم از صدہا یکی است
آفتاب احدیت را ماہ برج وحدتے
منزل ناسوت و ملکوت است سیرت یک قدم
واجب و ممکن دگر ہم ممتنع واجب وجود
غلبۂ حال وجود و ہم شہود و اتصال
ای شہا امیدوارم از می حبی مدام

نعت آن مظہر اتم کامل شان جامع شان آن
ہم باٰنہا کالسفینہ کالنجومی وصف شان
ہم ثلثہ مائہ ہم اربعین و سبعہ زان
در جنابت ای بقا باللہ کہ قطبی عارفان
زلہ چین از خوان ہمزوانت ہمہ شیخ زمان
ذات تو انسان کامل کاملان را جان جان
رازداری قاب قوسین را ست او ادنی مکان
در مقام محو و صحو کیف داری ہر زمان
واز جنبیت جلوۂ قرب و نسبت را نشان
ظاہر و باطن ز ظاہر باطنت جلوہ کنان
بر قد رغبات تن زیب آمد از ستے نشان
وسعت انوار داری یا بدا ہست ہر زمان
سیر قدمی پیش نظرت نقش قدمی بیکران
ہست کافی در جنابت ای شہ والا نشان
فخر ما اعزاز ما جانان ما جان جہان
چونکہ در بحر فیوضت اینچنین صد جوہران
مشتری واحدیت آمدی بہر جہان
رتبہ ات جبروت و از لاہوت و ہاہوتت عیان
از وجود و واحد آمد جملہ در ذاتت عیان
از عروج و ہم نزول قلزمست قطرہ عیان
مست باشم با ہزاران ذوق در ہر دو جہان

نسبت فیضان باطن ہمچو ابر نو بہار — بر ریاض ہمتم دائم بود نصرت رسان

ہمہ ان گلہا کہ از روئے نسبت تازہ اند — خوش صبائی نور و نزہت ہم وزد بر روح شان

اینچنین معروض بدا این کمترین بوالحسن — کن دعائے حُبّ و خلّت در حقم ہمہ مخلصان

تمام شد

نامۂ مبارک کہ در جواب عرضی کرامت گردید

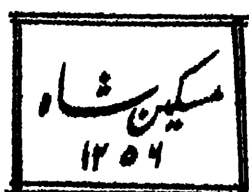
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا للہ سبحانہ و مصلیاً علیٰ رسولہ الکریم صحیفۂ شریفہ برادر عزیز ابوالحسن شملہ رسید
فرحت و راحت بخشید از سرگرمی طلبۂ حق و ہنگامۂ مسترشدین نوشتہ بودند فرحت بر فرحت افزود
حضرت حق سبحانہ ابواب فیوض را ہمو.رہ مفتوح داراد و بہ اعلیٰ مرتبۂ کمال و تکمیل رسانند و آثارہ را
باطنیان آراد و طریقۂ انیقۂ حضرات خواجگان را از برکت اوشان ترو تازہ گرداناد و قلوب
طالبان خود را بسوئے شما متوجہ گردانیدہ مثل مور و ملخ گرد آرند آمین آمین اللہم اجعلہ للمتقین اماما
این فقیر از شما بسیار راضی است و بکار خود سرگرم باشند و این کار ارشاد و ہدایت کار پیغمبران
و خلفای اوشان است امر عظیم دانستہ و دران بسیار احتیاط مرعی دارند مبادا حُبّ جاہ و ریاست
از جا ببرد و امر الٰہی را نفسانی و شیطانی گرداند نعوذ باللہ منہا ہم در کار باشند و ہم بترسند اگر
و استغفر شنیدہ باشند و نیز باید کہ در مراعات مسترشدین بغایت سعی مرعی دارند تا امکن کارے
نکنند کہ موجب نفرت ایشان و دیگر مردم گردد و چونکہ این مردم با فقرا للہ و فی اللہ صحبت میدارند
ما را باید کہ خبر گیری ظاہر و باطن ایشان نمائیم تا کہ ابواب افادہ و استفادہ مفتوح گردد بالجملہ درین امر
احتیاط نمایند و تکمیل دیگران ضمنی و آمادگی کار آخرت خود قصدے شمرند اینفقیر ضعیف کہ عمرش با خود
رسیدہ و بر لب گور ایستادہ است بدعا حسن خاتمہ و خیر دارین یاد آوری نمودہ باشند و بر جمیع دوستان
و احباب و مسترشدان خود سلام رسانند و بر نمنوال دوا کما احوال خود و مسترشدان خود نگارش نمودہ باشند
کہ موجب سرور خاطر است و السلام اولاً و آخراً از طرف مولوی عبد الغنی صاحب و غیرہ صاحبان و السلام فقط

ادعا و حاجی گل محمد رومی عفی عنه مرسوله از مدینهٔ منوره بتاریخ هجدهم ۱۸ محرم الحرام سنه ۱۲۹۴ هجری فقط بدانند که آخر وصیت نامه عالیه بود که بعد دو ماه و شش روز بتاریخ بیست و چهارم ۲۴ ماه ربیع الاول سنه ۱۲۹۴ ازین دار فانی بدار جاودانی رحلت فرمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن فقط

و نیز بدانند که کتاب مفید الذاکرین نظم که یکهزار شعر به سلوک هفت لطائف و بست و پنج مقام است بزبان فارسی و دیگر بزبان اردو به ساعت مبارک حضرت مسکین شاه صاحب کامل مکمل شیخ وقت طریقهٔ مجددیه اند رسانیدم ایشان خلیفهٔ حضرت شاه سعد الله صاحب که ایشان خلیفهٔ حضرت شاه غلام علی صاحب قدس الله اسرارهما بودند این مسکین شاه صاحب را بسیاری خلیفه هستند و هزارها مریدان در شهر و بیرون بلده اند الغرض که نهایت خوش و محظوظ شده مرحبا و تحسین فرمودند و چونکه برای تقریظ رسالهٔ اثبات سلوک متوجه شدند امر غیبی ایشان را بقبولیت کتاب مذکور الهام فرمود و نیز فقیر را از اشارهٔ ایشان اطلاع و آگاهی نمودند و آن عبارت اینست قَدْ دَفَعَ الْمُصَنِّفُ وَسَادِسُ الْمُوَسْوِسِیْنَ وَاَثْبَتَ السُّلُوْکَ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ کَمَا هُوَ مَبْنَاهُ وَقَدْ اَحْسَنَ وَاَتْقَنَ

قطعه در مدح مسکین شاه



احمدی کان له

حضرت مسکین شاه و شیخ وقت — کامله مسند نموده همبرین
بارک الله فیض او بادا مدام — بر قلوب عارفین سالکین

و این عبارت عالیه بفرمائش پیر و مرشد حضرت مسکین شاه دام الله فیوضهم خلیفهٔ ارشد ایشان ابو محمد صاحب خواجه محمد سلطان الدین جامع علوم ظاهر و باطن مرقوم فرموده اند و آن عبارت عالیه اینست۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْدَعَ جَوَاهِرَ مَکْنُوْنَاتِهٖ فِیْ صُدُوْرِ الْعَارِفِیْنَ وَجَعَلَ الْمَشَارِقَ وَالْمَغَارِبَ کَنُوْزًا عِشْقِهٖ فِیْ قُلُوْبِ الْوَاصِلِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِ الْاَصْفِیَاءِ وَالْاَنْبِیَاءِ اَصْلِ الْاُصُوْلِ وَوَاسِطَةِ الْوُصُوْلِ وَالْقَبُوْلِ لِلْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَارِ الْاَبْرَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اما بعد

ثم إني رأيت هذا الكتاب المنيف مفيد الذاكرين ونافع المتفكرين الذي صنفه
الوحيد في عصره والفريد في دهره الملهم في نظمه ونثره السالك في مسالك
التحقيق بأرجل الرياضة والمحن والمتقي من بوائق البدع ومهالك الفتن الطالع
في أوج قرب من هو الشاهد في السر والعلن بجناحي الكتاب والسنن مولانا
وبالفضيلة أولنا الشيخ أبو الحسن النقشبندي المجددي المظهري الجلوي
أمدّ الله ظلال فيوضه مع المكارم والمحاسن وحفظه الله من المكاره و
المحن ما أبين وما أفصل وما أوجز وما أجمل الحق أن هذا المختصر الجامع
في السلوك والدافع لشكوك من أجل خوارق الكثيرة بل أقول إن هذا من
أعظم كرامات الله له عند أهل البصيرة وفيه تفصيل عجيب بدائع غريبة من
الولايات الثلثة وأسرار الظهور والبطون وتفصيل المشارب والتجليات
والأنوار والدوائر مع الاعتبارات بمراتب الجذب والسلوك والتربية
وفيه شرح واف من الكمالات الثلثة والحقائق السبعة وبيان السير الأنفسي
والآفاقي والقدمي والنظري للمرادين والمريدين وغوامض أخرى من المبادي
والنهايات والغايات مما يتعلق بأسلوبي الأحوال التلوين والتمكين هذا
هو الرحيق المأمول جعله مختوماً بختام مسك القبول ومشرباً لأ
رباب الحصول والوصول وفي ذلك فليتنافس المتنافسون والحمد لله
رب السموات والأرضين الذي يرجون رحمته المطيعون والعاصون
وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه صلوة دائمة مقبولة
آمين فقط كتبه الفقير الحقير ابو احمد محمد سلطان الدين احمد كان الله له فقط

قطعه

یہ ابواحمد جو ہیں سلطان دین ٭ خواجہ و قاضی ہیں با منصب جلیل ٭ عالم و عارف ہیں مدد راہ سلوک ٭ مستقیم جیسے سیر آخرت خلیل

تقریظ حضرت محمد حسین صاحب خلیفه حضرت احمد سعید صاحب قدس سره و شهر بخش نویس صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ! اما ازان این فقیر حقیر خادم درویشان خاکسار ایشان محمد حسین بن حسن بن سعید التی العلوی عرض می کند که هرچه حضرت شاه صاحب شاه ابوالحسن صاحب عالیمقام و عالی همم بعلوم ظاهری و باطنی بیان فرموده اند حق است و لاجواب این همه بیداریست نه خواب تحریری است مثل تسنیم طهور برای تشنگان طریقت و کوثری است برای یا بندگان حقیقت حق تعالی ذات فیض آیات ایشان را که غواص بحر زخار اند و دُرر آبدار را ازان بحر ناپیدا کناری کشند و می بخشند مدام چون بدخشان لعل بخشان و همیشه چون آفتاب ذره ها را رخشان و تابان کننده باشند امین یارب العالمین - منم رسیده درین خشک سال نخلستان که هیچ ثمره تازه نیاورم همه سال ۰ مورخه ۱۴ رمضان سنه ۱۳۰ الامر فوق الادب

محمد حسین

تقریظ حضرت مولوی عبدالحق صاحب شمس العلماء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ شَغَلَ وَلِيَّهٗ عَنْ غَيْرِهٖ بِمَحَبَّتِهٖ وَمَنَّ عَلَى الْعَاصِيْ بِقَبُوْلِ تَوْبَتِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ بَشِيْرًا بِجَنَّتِهٖ وَنَذِيْرًا بِنِقْمَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَبُشْرٰى لَكُمْ اَيُّهَا الْخِلَّانُ اَنَّ الشَّيْخَ الرُّوْحَانِيَّ الَّذِيْ مَتَّعَهُ اللّٰهُ مِنْ عَطَايَاهُ وَاصْطَفَاهُ مِنْ اَوْلِيَائِهٖ وَاَدْخَلَهٗ فِي الْمُخْلَصِيْنَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فَلَهُمُ الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَ [illegible] بِحَالِ الْحَالِ وَرَقَاهُ اِلٰى مَدَارِجِ الْوِصَالِ اَلشَّيْخُ الْكَامِلُ الْمُكَمِّلُ فِيْ هٰذَا الزَّمَنِ حَضْرَةُ الشَّاهِ اَبُو الْحَسَنِ قِدْوَةُ الشُّيُوْخِ الْمُجَدِّدِيَّةِ مِقْدَامُ الْكُمَلَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ [illegible] كِتَابًا جَامِعًا مُغْنِيًا

لِأَرْبَابِ الْمُعَامَلَةِ الْعَارِفِينَ الْوَاصِلِينَ الَّذِينَ يَتَلَقَّاهُمْ رَبُّهُمْ بِالتَّكْرِيمِ وَيُدْخِلُهُمُ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ وَرُمُوزَ الَّذِينَ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ وَمُشْتَمِلًا عَلَى الْأَسْرَارِ الَّتِي مَا عُثِرَ عَلَيْهَا الْكُمَلَاءُ الَّذِينَ أَعْطَاهُمُ اللهُ الْعِزَّ وَالْفَخَارَ وَقَرَّبَهُمْ حَضْرَتَهُ وَحَجَبَهُمْ عَنِ الْأَغْيَارِ بِعِبَارَاتٍ أَنِيقَةٍ رَائِقَةٍ وَإِشَارَاتٍ شَائِقَةٍ لَا يُمَاثِلُهُ كِتَابٌ فِي اللَّطَائِفِ الْجُدَدِيَّةِ وَالْمَقَامَاتِ الْأَحْمَدِيَّةِ فَلِلّٰهِ دَرُّهُ لِتَحْقِيقِ هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَتَبْيِينِ هٰذِهِ الْعَوَارِفِ لَمَّا نَظَرْتُ فِيهِ عَرَفْتُ أَنَّهُ بَحْرٌ ذَخَّارٌ مُتَلَاطِمٌ بِأَمْوَاجِ اللَّطَائِفِ الْخَفِيَّةِ وَالْإِشَارَاتِ الْمَرْضِيَّةِ صَانَهُ اللهُ عَنْ شُرُورِ الْأَغْبِيَاءِ وَحَفِظَهُ عَنْ جُهَّالَاتِ الْأَغْوِيَاءِ وَجَعَلَهُ خَالِصًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ أَشْرَفِ وَلَدِ عَدْنَانَ عَلَيْهِ الْآلَافُ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْمَنَّانِ

اللَّاهِي الْفَقِيرُ الْآثِمُ الرَّاجِي إِلَى رَحْمَةِ رَبِّهِ الْغَنِيِّ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ الشَّهِيرُ بِعَبْدِ الْحَقِّ جَمَلِ اللَّيْلِ الْبَاعَلَوِيُّ الْمَدَنِيُّ خَتَمَ اللهُ لَهُ بِالْحُسْنَى وَجَعَلَ آخِرَتَهُ خَيْرًا مِنَ الْأُولٰى اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مِنْ أَهْلِ مَدِينَةِ رَسُولِكَ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالسَّلَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاعْصِمْهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْخَجَالَةِ وَالنَّدَامَةِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ فقط

ونیز تقریظ حضرت مولوی عبد الحق صاحب دام فیضہ بعد عبارت عربیہ بعبارت فارسیہ چندے اشعار وفقرات مثل لؤلوء آبدار بصفحہ اثبات کار نگار نمودہ رباعی این کتاب بو الحسن شہ مایۂ فرزانگی؛ اہل ظاہر را اگر باشد ازان بیگانگی؛ طرز تحریرش چہ داند مولوی خشک مغز؛ جلوۂ طاؤس کی آید زمرغ خانگی؛ وجوہ اجوبہ اسولہ کہ از خامۂ فیض شمامۂ حضرت شاہ ابو الحسن ضیاء الدین حرمت مشایخ کل محررین و سنا لکین معتقدین زیب قرطاس گردیدہ باہل نافع نافع باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد وصلی اللہ وسلم علی سیدنا ومولنا وحبیبنا وشفیعنا محمد وآلہ واصحابہ خیر العباد الی یوم التناد کتبہ السید محمد الشہیر بعبد الحق العلوی الجعفری الحسینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ آمین

رسول رسول نما
غلام ١٢٩٢
سید عبد الحق ابن شاہ

قصیده در مدح حضرت مولوی سید عبد الحق صاحب مدظله

بسم الله الرحمن الرحیم

حضرت سید محمد شیخ وقت و عبد حق
حق شناس حق نیوش و راقم حق تا بحق

سنے بدل در علم ظاهر و بے مثل در سر بطن
سنے بہا در عقد عقد و مطلع را مستحق

کامل در امر وعظ و اکمل در شغل ذکر
واقف از سر فکر و از دقائق بس ادق

عاشق محبوب حق و هم حبیبان خدا
واله و شیدا چو بلبل مثل گل سینه است شق

از کو الف می یحبهم یحبونه مدام
مست از بس من حبیق و از ظهور پیر حق

مقتدای عالمان و رہنمائے عارفان
هم خطابش شمس علما نور شمس کالفلق

مجمع البحرین و هم جامع بنور برزخی
چون علم ما ینفع الناس است در بحر حق

الغرض این بوالحسن درویش آن والا نظر
از ره و رسم سلوکی چند گذرانده ورق

زبوده تما با صد کرامت از ره لطف کرم
یک عبارت خوش نوشته با صنائع بس ادق

هر یکے از فقراتش مانند بحر بیکران
هم مضامینش ز لوح غیبیه آمد سبق

حاصل مقصود لم اینست کان شیخ زمن
بر سلوکی رساله کرد تقریظ وثق

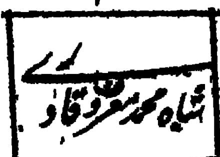
حق تعالی در ثوابش اجر ایشان را دہد
جنت الفردوس اعلی با لقای خود احق

همچنین این بوالحسن را اجر بخشد کامله
هم قبولیت رساله جرم بخشد ما سبق

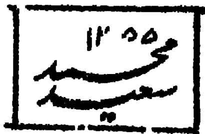
خلاصه معانی عبارت تقریظ حضرت عبد الحق صاحب شمس العلما زاد الله علمه وفضله اینست که بعد صلوٰة معلوم نمایند که بشارت اهل سلوک را امیدهم که ابوالحسن شاه از مخلصین است و شیخ کامل مکمل است و آن یک کتاب تصنیف نموده است جامع بطریق سلوک و با شارات شایقه و عبارات رایقه که مشتمل این کتاب در طریقه نقشبندیه از تفصیل لطایف و مقامات کسے ننوشته و چونکه بر آن کتاب نظر انداختم معلوم شود یک دریای زخار است که موج میزند با موجهای حقیقیه و اشارات مرضیه در دامن بدارد

آنرا از شرہاسے مردمان غبیان ودر حفاظت دار وحق تعالی اورا از جہلار اغویان وگرداند اورانیت
وقبول خالصًا لوجہ الکریم بحرمت حضرت سید الانس وجان ولد عدنان صلے اللہ علیہ وسلم وایں فقیر
عبد الحق را خاتمہ بالحسنی منورہ بدینہ دفن کند آمین تمت کلامہ بعد ازین بدانند کہ چون این فقیر ابوالحسن
را ایشان دعاہاسے بالخیر دارین فرمودہ حق تعالی ایشان را جزاء خیرا کثیرا در دارین کامل وباد
وبدینۂ مبارک دفن وبجنت الفردوس معہ فقیر جاسے ومقام کرامت فرماید آمین وچیزسے نسبت
کمال این شیخ عبد الحق زاد اللہ علمہ وفیضہٗ در آخر تقریظ فارسی نوشتہ شدہ است از انجا
مطالعہ نمایند۔ کتاب مفید الذاکرین کہ از شمامۂ حضرت شاہ ضیاء الدین عزت سالکین
معتقدین زیب قرطاس گردیدہ باہل نافع نافع باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ اجمعین کتبہ السید محمد الشہیر بعبد الحق علوی الجعفری الحسینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ آمین
... ایشان عالم اجل وکامل بے بدل اند ونیز ایشان مرید حضرت والد خود کہ عالم اجل بودند
وکامل بے بدل کہ از مرزا جان جانان ومراد اللہ صاحب استفادہ حاصل مینمودند ونام ایشان
در جہان سید غلام رسول رسول نما بود کہ شصت ہزار مرید میداشتند ودیگرے از عبد الغفور
استفادہ کردند الغرض کہ ایشان ہم سی وپنجہزار مرید داشتند ودر آخر حیدر آباد داخل شدند
بسیار مردمان داخل بیعت گردند حتی کہ نواب اقبال الدولہ بہادر ودیگر امراء داخل بیعت شدند
وبروز جمعہ وعظ می گفتند بسیارسے مردمان شہر استفادہ ظاہری وباطنی مینمودند اللہ تعالی
ایشان را باجر عظیم رساند فقط

الحمد للہ در ینولا کہ جناب شاہ ابو الحسن صاحب نقشبندی المجددی سے ایک رسالہ مسمی مفید الذاکرین
بیچ سلوک طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ مین زیب تحریر فرمایا ہی مین سے دیکھا فی الحقیقت مثل نور شمس
بے مثل وبے نظیر اور مانند دریاسے بے کنار عمیق فیضش خاص وعام ہی بدرہاسے شاہوار
ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین جزاہ ... خیرا



رسالهٔ آیات السلوک تصنیف شاه صاحب معارف آگاه حقایق دستگاه ذی الکمالات الظاهرة والباطنیه قیم طریقهٔ احمدیه محیی سنت نبویه نخبهٔ صلحاے متورعین زبدهٔ اولیاء متقین جناب شاه ابوالحسن صاحب ادام الله فیوضاته وبرکاته رسالهٔ است بر فواید براے سالکین راهِ عرفان وطالبین جذب و ایقان الله تعالیٰ بمؤلف او جزاء خیر دهد



بَعدَ الحمدِ وَالصَّلٰوةِ اِعلَمُوا اَيُّهَا الاِخوَانُ

اَنَّ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ الَّتِي صَنَّفَهَا سَيِّدُنَا وَمَولنَا وَاَخُونَا فِي اللهِ

فَخرُ اَولِيَاءِ اللهِ المُتَقَدِّمِينَ وَحُجَّةُ فُضَلَاءِ المُتَاَخِّرِينَ الشَّيخُ

اَبُو الحَسَنِ النَّقشَبَندِيّ الاَحمَدِيّ صَحِيحٌ وَمُوَافِقٌ

لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

نَفَعَنَا اللهُ بِهِ وَبِرِسَالَتِهِ وَسَائِرِ

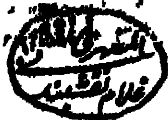
المُستَفِيدِينَ وَالمُستَرشِدِينَ

آمِينَ بِجَاهِ طٰهٰ الاَمِينِ

كتبه احقر عباد الله

الغني غلام نقشبند

المدني المظهري



ایں مہر حضرت [illegible]

